یادِ اقبالؒ

ترجمانِ حقیقت علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ کی وفات پر
ہندوستان کے مقتدر شعراء کا اظہارِ عقیدتمندی

مرتبہ

غلام سرور فگار

اقبال اکیڈیمی لاہور

قیمت بے جلد عہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

عمرہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

یادِ اقبال

ترجمانِ حقیقت علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کی وفات پر
ہندوستان کے مقتدر شعراء کا اظہارِ عقیدت [illegible]

مرتبہ

چودھری غلام سرور فگار

(سابق ایڈیٹر رسالہ پیغام حق لاہور)

اقبال اکیڈمی

[illegible] لاہور

قیمت بے جلد [illegible] [illegible]

Marfat.com

130959

بار دوم ایک ہزار

سنہ ۱۵۴۳ء

مطبوعہ دین محمدی پریس سرکلر روڈ لاہور

شائع کردہ

[illegible]

از دفتر

اقبال اکیڈمی

۵۴ (الف) سرکلر روڈ بیرون موچی دروازہ لاہور

Marfat.com

تقریظ

از

آنریبل سر عبدالقادر بیرسٹر ایٹ لا سابق ممبر انڈیا کونسل (لنڈن)

کلام اقبال کو جو عالمگیر مقبولیت سر محمد اقبال کی زندگی میں ہوئی اس کی مثال ادبیات کی تاریخ میں کمیاب ہے اور جس فراخدلی کے ساتھ ان کے ہم عصر شعراء نے ان کی زندگی میں اور ان کے بعد ان کے کمال کا اعتراف کیا ہے وہ بالکل بے مثل ہے۔ مجھے کوئی اور نظیر معلوم نہیں کہ اتنے شاعروں نے اپنے ہم عصر کے کلام کی داد ایسی بے ساختگی سے دی ہو جیسی اقبال کے عہد کے شعراء نے دی۔ بیشک ان میں بعض ایسے ہیں جو ابتدا میں اقبال کی بڑھتی ہوئی شہرت پر حسد کرتے تھے۔ مگر آخر ان کے قلم اس نے جو بلندی اقبال کو دی تھی وہ ہر ایک کے نصیب میں نہیں ہوتی۔

Marfat.com

کے ہم عصروں کو چھوڑ کر نوجوان شعرا تو اس حد تک مداح ہیں کہ تقریباً سب ان کے رنگِ سخن کے مقلد ہیں۔ انہوں نے اقبال کے انتقال کو اس قدر محسوس کیا ہے۔ کہ ان کے آنسو اب تک نہیں تھمتے۔ انہی ارادت مندوں میں جناب غلام سرور فگار بھی ہیں۔ انہوں نے "یادِ اقبال" نامی ایک کتاب مرتب کی ہے۔ جس میں وہ چیدہ چیدہ نظمیں جمع کی ہیں۔ جو اقبال کی وفات پر لکھی گئی ہیں۔ اُس کا حصہ اوّل شائع ہُوا ہے۔ شروع میں کچھ درد بھری غزلیں ہیں۔ جن میں فگار صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اور اُس کے بعد دیگر معاصرین کی نظمیں ہیں"

فگار صاحب ایک مشاق اخبار نویس ہیں۔ کچھ عرصہ آپ لکھنؤ کے اخبار ہمدم کی ادارت میں حضرت جالب مرحوم کے ساتھ شریک رہے۔ سیالکوٹ سے اُن کا ایک رسالہ دبستان کئی سال تک شائع ہوتا رہا۔ اور اب اس کی جگہ رسالہ "پیغامِ حق" نے لی ہے۔ جو لاہور سے نکلتا ہے۔ کلامِ اقبال کی اشاعت اس رسالہ کا خاص مقصد ہے۔ اس لئے "یادِ اقبال"

Marfat.com

جیسی کتاب کی ترتیب کے لئے نگار صاحب خاص طور پر موزون ہیں۔

نگار صاحب کی اپنی نظموں کے بعد دوسرے شعرا کے منتخب مرثیے ہیں۔ سب سے پہلے جناب حسرت موہانی کی ایک نظم ہے جس کا یہ مصرعہ ان کے احساس کی ترجمانی کے لئے کافی ہے۔ فرماتے ہیں

دل پہ ذوق شاعری اک بار ہے تیرے بغیر

حضرت حفیظ جالندھری نے اپنی مختصر سی نظم کو اس بلیغ شعر پر ختم کیا ہے

اقبال بلند تھا ہمارا
اب اور بلند ہو گیا ہے

جناب حفیظ ہوشیارپوری کے مرثیے کا ایک بند کا یہ آخری شعر قابل ملاحظہ ہے۔

کدھر کو جائیں اہل کارواں بانگ درا گم ہے
درا کا ذکر کیا اس کارواں کا رہنما گم ہے

خواجہ دل محمد صاحب ایم اے پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے کئی قطعات لکھے ہیں۔ جن میں یہ قطعہ خاص طور پر داد

Marfat.com

کے قابل ہے

کون لائے گا اب پیام سروش اے دل، اقبال ہوگیا خاموش
شمع خاموش سال ہجری ہے عیسوی شمع شاعری خاموش
۱۳۵۷ھ ۱۹۳۸ء

جو مراثی اس مجموعہ میں انتخاب کیے گئے ہیں، سب اپنی اپنی جگہ قابل تعریف ہیں اور اس بے نظیر اثر کا ثبوت دیتے ہیں۔ جو اقبال اور کلام اقبال نے شعرائے وقت پر کیا۔ امید ہے کہ یاد اقبال کے پڑھنے والے اس انتخاب کو پسند کرینگے اور فگار صاحب کی تلاش اور محنت کی داد دیں گے ؎

Marfat.com

اقبال ان کا نام اور کام

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

ہماری تمام آرزوؤں اور تمناؤں کا خون کر دیا، اور ملت کا وہ درخشاں ستارہ ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا

آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

باقی یقیناً نہیں رہا مگر قدح ہنوز باقی ہے۔ یہ سچ ہے آج ہم میں ڈاکٹر اقبال نہ رہے ان کی صحبتیں اور مجلسیں نہ رہیں مگر ان کا حیات بخش پیام ہم میں باقی ہے، جو ولولہ تازہ انھوں نے ملت کو بخشا ہے وہ سلامت ہے، اُن کی گرم نوائی اور آہ سحرگاہی ابھی فضا میں موجود ہے ان کی درویشانہ اور قلندرانہ زندگی ہمارے لئے مثال ہے۔ اگر ہم میں کچھ احساس پیدا ہو گیا ہے، اگر اُن کی بانگ درا نے ہم کو غفلت سے کچھ چونکا دیا ہے، اگر اُن کی نالۂ نیم شبی نے ہمارے بے حس قلوب پر کچھ اثر کیا ہے اگر اُن کی ضرب کلیمی نے ہمارے دل کے بتوں کو توڑ ڈالا ہے، اگر ان کے بال جبریل کے سہارے ہماری پست ذہنیتیں کچھ بلند ہوئی ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان کی وفات پر ماتم ہی کرتے رہیں، بلکہ ہمارے لئے لازم ہے کہ ان کے زندگی بخش پیام کو سمجھیں اور سمجھائیں، اُن کا سا فقر و کمال اور اُن کی سی نورِ بصیرت اپنے میں پیدا کریں، اُن کا سا سوز و ساز، اُن کی نعمت نایاب ہم آپس میں بانٹ لیں، اُن کے نالۂ نیم شب کو ہم اپنائیں، ان کی خلوت و انجمن کا گداز ہم لے لیں، ان کی امنگیں اور

Marfat.com

آرزوئیں، اُن کی اُمیدیں اور جستجوئیں ہم حاصل کریں یہی کچھ اس فقیر کی متاع تھیں، جو ہمیں عطا کرنا چاہتا تھا ؎

یہی کچھ ہے ساقی متاعِ فقیر — اسی سے فقیری میں ہوں میں امیر
مرے قافلے میں لٹا دے اسے — لٹا دے ٹھکانے لگا دے اسے

دُنیا کو ڈاکٹر اقبال جیسی نادر ہستیاں صدیوں کے بعد میسر آتی ہیں جب لوگ عام طور سے اقبال کے کلام کو سمجھنے لگیں گے تو ان کے حالات کی چھان بین کی جائے گی، ان کی زندگی کی تفصیلات کی جستجو ہوگی ایک ایک لمحہ کے حرکات و سکنات درج کئے جائیں گے، جس کا شمار بھی مشکل ہو جائے گا۔

اقبال سیالکوٹ میں پیدا ہوئے، ان کے آباء کا اصلی وطن کشمیر تھا، جہاں سے دو سو سال پہلے ان کے جدِ امجد ہجرت کر کے سیالکوٹ میں آ بسے تھے، اقبال کے دل کو کشمیر کی یاد اکثر گدگداتی تھی ؎

کشمیر کا چمن جو مجھے دلپذیر ہے — اس باغ جانفزا کا یہ بلبل اسیر ہے
ورثہ میں ہم کو آئی ہے آدم کی جائداد — جو ہے وطن ہمارا وہ جنت نظیر ہے

اقبال کے مورث کشمیری پنڈتوں کے ایک قدیم خاندان سے تعلق رکھتے تھے جس کی ایک شاخ اب تک کشمیر میں موجود ہے۔ آپ کے جد اعلیٰ [illegible] کے ساتھ عقیدت ہونے کی وجہ سے مشرف بہ اسلام ہوئے

میں اصل کا خاص سومناتی   آبا مرے لاتی و مناتی

مرا بنگر کہ در ہندوستان دیگر نمی بینی

برہمن زادہ رمز آشنائے روم و تبریز است

جس زمانہ میں اقبال پیدا ہوئے وہ مسلمانوں کے لئے کچھ عجیب فلاکت و ادبار کا زمانہ تھا، دنیائے اسلام نزع کی حالت میں تھی۔ ہندوستانی مسلمان ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شکست کھانے کے بعد ہمت ہار کر بیٹھ چکے تھے۔ انگریز چونکہ مسلمانوں پر بغاوت کا الزام لگا کر ان کی بری طرح سرکوبی کر چکے تھے، اور بظاہر ان میں زندگی کے کوئی آثار باقی نہیں تھے۔ سرسید اور ان کے رفقاء ان کو جھنجھوڑ کر اٹھانے کی کوشش پیہم کر رہے تھے، مگر ان میں کوئی حرکت نظر نہیں آتی تھی۔ دنیائے اسلام کا بھی یہی حال تھا، مسلمان حکمران یا غیر ملکیوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی تھے یا اپنی رعایا کے لئے نہایت جابر و قاہر، خود عیش و عشرت میں سرشار اور رعایا جہالت و افلاس میں سرمست۔ یورپ کے گدھ ان کو مردار سمجھ کر ان پر ہر طرف سے ٹوٹ پڑے تھے۔ اس حال میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رحم کرتے ہوئے ان کی اصلاح و سدھار کے لئے دنیائے اسلام میں چند باکمال ہستیوں کو مامور کیا۔ ترکی میں مصطفیٰ کمال، ایران میں رضا شاہ پہلوی، مصر میں زاغلول پاشا، ہندوستان میں محمد علی اور ابوالکلام وغیرہم پیدا کئے۔ ان میں کسی نے تو

Marfat.com

موقعہ مناسب مل جانے کی وجہ سے اپنا کام پورا کر لیا کسی نے کام کو شروع کر دیا مگر مکمل نہ کر سکے اور کچھ تکمیل کے لئے شب و روز کوشاں ہیں۔ اُمت کی یہ اصلاح و سدھار الگ الگ وطنی، قومی اور نسلی بنیادوں پر ہوئی۔ اب ضرورت ایک ایسے معمار کی تھی جو ان مختلف اینٹوں سے ایک ہی مصطفوی بنیادوں پر ایک نئے حصارِ ملت کی تعمیر کرے۔ اللہ نے اس کام کے لئے اقبال کو ہندوستان میں (۱۸۷۷ء) میں پیدا کیا۔

اقبال کے والد ایک صوفی منش بزرگ تھے۔ ان میں مذہبیت اور دینداری بہت تھی۔ ان کے بڑے بھائی ملازمت کے ایک ممتاز عہدہ پر تھے۔ اقبال کی تربیت کا سہرا ان ہی بزرگوں کے سر ہے۔ اقبال کی تعلیم مکتب سے شروع ہوئی۔ ذہن اور حافظہ خداداد تھا۔ بچپن سے جو انہیں انعام، تمغے اور وظیفے حاصل کرنا شروع کیا، تو ایم۔ اے تک کرتے ہی چلے گئے۔ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات"۔ اس طرح اپنی تعلیم کے بارے میں والدین کو بے فکر رکھا۔ ایف۔ اے تک کی تعلیم سیالکوٹ میں ہوئی۔ یہاں ان کو ایک شفیق استاد شمس العلماء مولوی میر حسن مل گئے۔ جو عربی فارسی میں عبور رکھتے تھے۔ اور ان کو یہ کمال حاصل تھا کہ اپنے شاگردوں کو جو مضمون پڑھاتے اس کا ان میں صحیح مذاق پیدا کر دیتے۔ اقبال نے حتی الوسع خوب استفادہ

Marfat.com

کیا۔ بی۔ اے کی تعلیم کے لئے لاہور آنا پڑا۔ گورنمنٹ کالج میں داخلہ ہُوا۔ فلسفہ اختیاری مضمون پسند کیا۔ حسنِ اتفاق سے وہاں ایک فاضل مستشرق پروفیسر آرنلڈ سے ملاقات ہوئی۔ ان کو فلسفہ کا بڑا اچھا ذوق تھا۔ جو بیارہ پابندد۔ اقبال نے ان سے بھی اچھی طرح کسب فضیلت کیا۔ آپس کے تعلقات ایسے بڑھے کہ شاگردی دوستی کی حد تک پہنچ گئی۔ جب آرنلڈ صاحب انگلستان تشریف لے گئے تو اقبال نے "نالۂ فراق" کے عنوان سے آرنلڈ صاحب کی یاد میں ایک نہایت مؤثر نظم لکھی اور بالآخر ۱۹۰۵ء میں آرنلڈ صاحب کی کشش نے اقبال کو انگلستان کھینچ لیا۔

خوش قسمتی سے اقبال کو اپنے علمی منازل طے کرنے کے لئے بہت اچھے اچھے رہبر ملے اور بڑے بڑے علماء سے سابقہ پڑا۔ انگلستان پہنچنے پر کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ کرایا۔ وہاں ڈاکٹر میک ٹیگرٹ براؤن نکلسن اور سارلی جیسے فضلا سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اقبال نے ان کے گلشن علم و ادب سے خوب گل چینی کی کیمبرج یونیورسٹی سے بذریعہ تحقیقات علمی فلسفہ اخلاق کی ڈگری لی۔ پھر جرمنی کی میونک یونیورسٹی سے ایک کتاب فلسفۂ ایران لکھنے پر پی۔ ایچ۔ ڈی کا فرسٹ کلاس ڈپلوما حاصل کیا۔ اس کتاب پر انگلستان کے مشہور پرچوں میں بڑے بڑے اہل الرائے کے تبصرے شائع ہوئے۔ اور کتاب یورپ میں مقبول ہوئی۔ جرمنی سے پھر لندن واپس آئے اور

Marfat.com

وہاں اسکول آف پولیٹیکل سائنس میں داخل ہوئے، وہاں سے فراغت کے بعد بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ انگلستان کے دوران قیام میں اسلام پر چھ پبلک لیکچر دیئے جو بہت مقبول ہوئے۔ لندن یونیورسٹی میں پروفیسر آرنلڈ کے قائمقام کی حیثیت سے چھ ماہ تک عربی کے پروفیسر بھی رہے، یہ شرف کسی ہندوستانی کو شاید ہی حاصل ہوا ہوگا۔

سنہ ۱۹۰۸ء میں تین سال کی کامیاب کوششوں کے بعد اقبال وطن لوٹے۔ اس وقت ان کی عمر ۳۲۔۳۳ سال کی تھی۔ اس عمر میں اتنے علمی اعزازات اور ڈگریاں اللہ کی دین ہیں۔ اپنی مادری زبان کے علاوہ انگریزی، عربی، فارسی، سنسکرت اور یورپ کی کئی زبانوں میں ماہر ہونا کچھ کم حیرت انگیز نہیں۔ اس عمر میں شہرت اور مقبولیت کی اس بلندی پر پہنچ جانا کچھ کم قابل رشک نہیں۔

اقبال جب ولایت جا رہے تھے تو دہلی میں حضرت محبوب الٰہی کی درگاہ میں حاضر ہوئے اور "التجائے مسافر" کے عنوان سے ایک دلپذیر قصیدہ بطور نذرانے کے ان کی جناب میں پیش کیا جس کا ایک شعر اقبال کے میلان طبع اور فطرت سلیم کا پتہ دیتا ہے۔

Marfat.com

تری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی — مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا
نہاں ہے تیری محبت میں رنگِ محبوبی — بڑی ہے شان بڑا احترام ہے تیرا

اگر سیاہ دلم داغِ لالہ زارِ توام
وگر کشادہ جبینم گلِ بہارِ توام

اقبال کے دل میں بزرگوں کی یہ ارادت اور عقیدت آخر عمر تک باقی رہی۔ آگے چل کر اقبال اپنے سفر کی غرض و غایت بتاتے ہیں، اور ان کے توسط سے اللہ سے دعا مانگتے ہیں ؎

چلی ہے لے کے وطن کے نگار خانے سے — شرابِ علم کی لذت کشاں کشاں مجھ کو
فلک نشیں صفتِ مہر ہوں زمانے میں — تری دعا سے عطا ہو وہ نردباں مجھ کو
مقام ہم سفروں سے ہو اس قدر آگے — کہ سمجھے منزلِ مقصود کارواں مجھ کو
مری زبانِ قلم سے کسی کا دل نہ دکھے — کسی سے شکوہ نہ ہو زیرِ آسماں مجھ کو
دلوں کو چاک کرے مثلِ شانہ جس کا اثر — تری جناب سے ایسی ملے فغاں مجھ کو
پھر آ رکھوں قدمِ مادر و پدر پہ جبیں — کیا جنھوں نے محبت کا رازداں مجھ کو

شگفتہ ہو کے کلی دل کی پھول ہو جائے
یہ التجائے مسافر قبول ہو جائے

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔ اقبال کی یہ دعا جس طرح حرف بہ حرف مقبول ہوئی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ وہ مسافر جب تک

Marfat.com

سال کے بعد یورپ سے لوٹتا ہے تو پھر اسی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اس درویش کے آستانہ پر حاضر ہو کر اپنی محبت اور اپنی پرانی نیاز مندی کا اظہار کرتا ہے۔ یورپ کی آب و ہوا، اس کی تہذیب و تمدن اور نئے علوم ہندوستان سے جانے والے اکثر طالب علموں کی قلب ماہیت کر دیتے ہیں مگر یہ اقبال پر مطلق اثر انداز نہیں ہوتے۔

عذاب دانش حاضر سے باخبر ہوں میں
کہ میں اس آگ میں ڈالا گیا ہوں مثل خلیل

اقبال دہلی سے گذر کر انبالہ گئے اور اپنے دوستوں سے ملتے ہوئے لاہور پہنچے۔ اسٹیشن پر اعزہ و احباب کا ہجوم تھا۔ اس [illegible] اعزاز [illegible] دوسرے دن [illegible] اپنے ماں باپ کے قدموں پر پیشانی رکھ دی۔

اقبال جب [illegible] کر کے آئے تو [illegible] فلسفہ اور [illegible] پھر [illegible] انگریزی کے پروفیسر ہو گئے اور اپنے فرائض [illegible] انجام دیتے [illegible] طالب علموں کو اپنے گھر پر بلایا کرتے [illegible] ان کی زندگی کے لئے لازمی جزو ہو گئے تھے جب اقبال یورپ سے

Marfat.com

واپس آئے تو کچھ دنوں بدستور گورنمنٹ کالج میں پروفیسر رہے، پھر اس کے بعد وکالت شروع کی، مگر وکالت کو اقبال کی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں حاصل ہے۔ وہ محض کسب معاش کا ایک ذریعہ تھی۔ جو کچھ اس سے ہاتھ آجاتا اس پر قناعت کرتے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ وہ جو کچھ کماتے جب تک وہ خرچ نہ ہو جاتا عدالت کا منہ نہ دیکھتے، اور جو وقت اس طرح بچتا وہ کتب بینی، غور و فکر، ملت کی حالت سدھارنے اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے ذرائع سوچنے میں گذارتے۔ ان کی زندگی کی ساری کمائی ان کے کلام کے وہ چند مجموعے ہیں جو آج ملت کے لئے گراں بہا اور قابل فخر خزانہ ہے *

اقبال ذہنی طور پر فرقہ بندی سے بہت بلند تھے۔ ان کی ہمدردی آزاد اور ترقی پسند طبقہ کو حاصل تھی مگر وہ عملی سیاست میں قدم رکھنا نہیں چاہتے تھے ۔

یہ عقدہ ہائے سیاست تجھے مبارک ہوں
کہ فیض عشق سے ناخن مرا ہے سینہ خراش

لیکن اُن کے دوستوں نے باصرار ۱۹۲۶ء میں کونسل کے انتخابات کے لئے امیدوار کھڑا کیا اور وہ کثرت رائے سے کامیاب

Marfat.com

ہو گئے۔ کونسل میں تاحد امکان مسلمانوں کی نمایندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش
کی۔ ان کا دردمند دل غریبوں، مزدوروں اور کسانوں کی سود و بہبود کے
لئے ہمیشہ بیقرار رہا۔ اور کونسل کے مختلف اجلاسوں میں ان کے فائدے
کی بہت سی تحریکیں پیش کیں۔ اور اس قسم کی تمام تحریکوں کی پُر زور
تائیدیں کیں۔ ایک تحریک پیش کی کہ ملک کا ایک طبقہ اکثر مذہبی پیشواؤں
اور بزرگوں پر کمینے حملے کیا کرتا ہے۔ گورنر جنرل باجلاس کونسل سے درخواست
کی ہوئے کہ اس قسم کی حرکتوں کے سد باب کے لئے کوئی قانون نافذ کیا
جائے۔ چنانچہ ایسا ایک قانون ۱۹۲۷ء میں منظور ہو کر نافذ ہو گیا۔ [illegible] کا
استعمال [illegible] سے مستثنیٰ کرنے اور حکومت کو شراب نوشی کے انسداد کی علامت
عملی اختیار کرنے کی تحریک بھی آپ نے پیش کی وغیرہ وغیرہ۔

۱۹۲۷ء میں مدراس یونیورسٹی نے چند لکچر دینے کے لئے آپ
کو مدعو کیا۔ آپ آخر دسمبر میں وہاں تشریف لے گئے۔ اس سفر میں [illegible]
کئی مقامات [illegible] اور [illegible] کی عزت افزائی [illegible]
انجمنوں کی طرف سے [illegible]
[illegible]
دیئے۔ [illegible]
[illegible]

Marfat.com

اس دوران حیدرآباد، میسور اور مدراس کے اخباروں نے آپ کے فضل و کمال پر مقالات لکھے اور بعض نے اقبال نمبر شائع کیا +

۱۹۳۱ء میں حکومت ہند کی دعوت پر گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے انگلستان تشریف لے گئے۔ واپسی میں اسپین، فرانس، اٹلی اور فلسطین کی سیاحت کرتے ہوئے ہندوستان لوٹے، اس سفر میں یورپ سے ہمارے لئے جو تحفے لائے وہ بہت ہی قابل قدر ہیں۔ بال جبریل کی اکثر نظمیں اسی سفر میں لکھی گئیں۔ اسپین کی سیاحت اور اسلامی عہد کے آثار جامعہ قرطبہ کھنڈرات و عمارات کا ان کے دل پر بہت اثر پڑا۔ جو نظمیں قرطبہ میں لکھی گئی ہیں بڑی دلچسپی اور بڑے غور کے ساتھ مطالعہ کی مستحق ہیں +

اسی سال آپ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے، الہ آباد میں اس کا سالانہ اجلاس ہوا جس میں انہوں نے ہندوستانیوں کے آپس کے مناقشات دور کرنے کے لیے پاکستان کی معرکۃ الآرا تجویز پیش کی جس سے آج کل بڑی دلچسپی لی جا رہی ہے +

Marfat.com

۱۹۳۳ء میں شاہ افغانستان نے اپنے ملک کی تعلیمی اصلاحات کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے آپ کو کابل آنے کی دعوت دی۔ آپ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی اور سر راس مسعود مرحوم کے ساتھ افغانستان تشریف لے گئے۔ اس سلسلہ میں ملک کے دوسرے حصوں کی سیر کی مختلف شاہ و گدا کے مزارات پر فاتحہ پڑھی۔ قندھار میں خرقہ مبارک کی زیارت کی۔ اس کے تاثرات کو آپ نے فارسی میں منظوم کیا ہے۔ مسافر کے نام سے یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔

عملی سیاسیات سے اقبال کی دلچسپی برائے نام تھی۔ مگر ادھر چند سال سے بالکل الگ ہو گئے تھے۔ وکالت بھی چھوڑ دی تھی اور گوشہ نشین ہو کر زندگی بسر کرنے لگے تھے۔ اپنی تصانیف سے جو کچھ آمدنی ہوتی اس پر گذارہ تھا۔ خرچ بہت تھا ——— کئی آدمیوں کی پرورش کے علاوہ ایک لڑکے جاوید سلمہ کی تعلیم کے مصارف برداشت کرنے پڑتے تھے۔ کتابوں پر بھی ایک کثیر رقم صرف کرتے تھے۔

چند سال ہوئے اعلیحضرت نواب صاحب بھوپال سے ان کے دوستانہ تعلقات قائم ہو گئے تھے۔ انھوں نے ازراہ قدردانی و علم پروری پانچسو روپے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ جس سے ان کو ایک گونہ اطمینان

Marfat.com

ہو گیا تھا۔ اس سے کچھ سال پیشتر ان کو اپنی تصانیف سے یکمشت تقریباً
۲۵، ۳۰ ہزار کی رقم مل گئی تھی، جس سے انھوں نے اپنے چھوٹے بچے
کے نام سے ایک مکان جاوید منزل میو روڈ پر بنوا لیا تھا۔ جن لوگوں
نے آپ کا مکان دیکھا ہے ان کا بیان ہے کہ کہنے کے لیے تو کوٹھی ہے
مگر اپنی سادگی اور بے سروسامانی کے لیے اپنی مثال آپ ہے۔ اس کوٹھی
کے ایک گوشہ میں چارپائی پر کبھی لیٹے، کبھی تکیوں کے بل بیٹھے دن بھر
حقہ پیا کرتے تھے۔ چار پانچ سال سے ان کو بیماری نے اور بھی بالکل مجبور
کر دیا تھا۔ گلے سے آواز بڑی تکلیف سے نکلتی تھی۔ بصارت کم ہو چکی
تھی، موتیا بند کا مرض تھا اس کا اپریشن کرانا چاہتے تھے۔ کمزوری و ناتوانی
کا یہ عالم تھا کہ بمشکل گھر سے نکل کر صحن میں آ کر بیٹھتے۔ نواب صاحب بھوپال
نے ان کو علاج کی خاطر بھوپال بلا لیا تھا۔ کچھ دن وہاں رہے۔ جب کچھ
افاقہ ہوا تو پھر لاہور چلے آئے اور وہیں علاج جاری تھا۔ امید تھی کہ افاقہ
ہو جائے گا۔ اس حالت میں بھی اس خدائے عزت کے ارادے اور
حوصلے اس قدر زور دار و تازہ تر ہیں۔ [illegible] بیماری کے عالم ہی میں جب
بھوپال میں علاج کرا رہے تھے تو [illegible] تعمیر جو ضرب کلیم [illegible]
شائع ہو چکی ہے [illegible] موجودہ حالات کے متعلق ایک
نظم [illegible] مرتب کر رہے تھے [illegible] مشرق و مغرب [illegible]

Marfat.com

اکٹھا کر رہے تھے لیکن افسوس موت نے اس کا موقع نہ دیا۔ اور نہ ملت کو اسلامی اور سیاسی زندگی کا ایک ایسا دستور مرتب کر کے دے جاتے جو ملت اسلامیہ کے موجودہ انتشار و بے چینی کے لئے جیسا کچھ مفید ثابت ہوتا اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے۔ آپ آکسفورڈ یونیورسٹی میں روڈز لیکچرز کے سلسلہ میں بھی چند خطبات دینے والے تھے۔

کئی سال سے آپ زیارت بیت اللہ و حرم نبوی کا ارادہ رکھتے تھے پچھلے سال یوم اقبال کے موقع پر جب استاذی مولانا اسلم صاحب لاہور تشریف لے گئے تو ڈاکٹر صاحب سے ملے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان سے فرمایا کہ میں دو سال سے ارادۂ حج میں ہوں۔ بلکہ وہ اشعار بھی لکھ لئے تھے جو سفر سے متعلق ہیں اور ان میں سے کہیں کہیں سے سنایا بھی۔ مکہ سے مدینہ جانے کے وقت ایک غزل لکھی ہے جس میں اللہ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ـ

تو باش این جا و با خاصاں بیامیز
کہ من دارم ہوائے منزل دوست

کہتے ہیں کہ یہ شعر سناتے ہی گریہ ایسا گلوگیر ہو گیا کہ آواز بند ہو گئی اور آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ افسوس! ان کو بیت اللہ اور حرم نبوی کی زیارت کا موقع نہیں ملا۔ ورنہ حجاز سے ہمارے لئے کیا کچھ تحفہ لاتے جس کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ لوگ کعبہ کی زیارت

Marfat.com

کے لئے حجاز جاتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوئے ہیں جن کی زیارت کے لئے کعبہ خود آتا ہے۔ سچ ہے اگر یہ نہ ہوتا تو کیسے اپنے سفر سے متعلق پیشگی اشعار لکھ لیتے ——— ان اشعار کے مجموعہ کا نام ارمغان حجاز ہے

اقبال آخر عمر میں حُبِ نبویؐ میں بالکل ڈوب گئے تھے جیسا کہ اوپر کے واقعہ سے ظاہر ہُوا ہوگا وہ اپنے عیوب و گناہ خدا وند علیم و خبیر سے کیسے پوشیدہ رکھ سکتے تھے پھر اس کی غفاری اور ستاری سے کچھ اطمینان بھی تھا۔ مگر وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ روزِ محشر ان کے گناہ کسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہو جائیں۔ چنانچہ ان ہی دنوں ایک نہایت پُرسوز و موثر رباعی ان کی زبان سے نکلتی ہے ؎

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر　　روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ور اگر بینی حسابم ناگزیر　　از نگاہِ مصطفٰے پنہاں بگیر

اسی زمانہ میں وہ انگریزی زبان میں "بھُولا ہوا پیغمبر" (FORGOTTEN PROPHET) کے عنوان سے ایک نظم لکھنا چاہتے تھے۔ کاش! اگر وہ نظم لکھی جاتی تو انگریزی زبان کا بھی ایک شاہکار اور غیر فانی نظم ثابت ہوتی ؛

جب اقبال کی شہرت بہت عام ہو گئی ان کی کتاب "اسرارِ خودی" اور "رموزِ بے خودی" کا یورپ کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہوا اور ان کے علم و فضل

130959

Marfat.com

کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجنے لگا تو حکومت ہند نے بھی از راہ قدردانی بڑے اعزاز و اکرام سے سب سے بڑا خطاب "سر" ان کو پیش کیا، اور انہوں نے اس کو قبول کیا۔ اس پر لوگوں کو اعتراض ہے کہ اقبال جیسے حریت پسند اور آزاد انسان نے اس کو کیوں قبول کیا۔ پھر ان پر یہ بھی الزامات ہیں کہ ملکہ وکٹوریہ کے انتقال پر ایک المیہ ترکیب بند لکھا۔ گورنر کی شان میں قصیدہ لکھا، ان کی ساری زندگی سرکار پرستوں کے ساتھ گذری ع

ہے عجب مجموعۂ اضداد اے اقبال تو

بات یہ ہے اقبال ایک بلند مرتبہ انسان تھے، ان کا دل فرقہ پرستی سے پاک تھا، اور دوست دشمن ان کی نظروں میں یکساں۔ وہ قدرشناسی میں بہت فیاض واقع ہوئے تھے۔ اگر کوئی ان کے ساتھ معمولی احسان کرتا تو زندگی بھر اس کے احسان کو مانتے، اگر وہ کسی میں کوئی خوبی دیکھتے تو بڑی فراخدلی سے اس کا اعتراف کرتے۔ انہوں نے شیطان کی خودی کو بھی سراہا ہے، اور مسولینی جیسے خونخوار انسان کی ندرت فکر کی داد دی ہے۔ اقبال کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ان کی نظر برائی کی نسبت اچھائی پر زیادہ پڑتی ہے۔ ان کا قلم کسی [illegible] سے بالکل پاک ہے۔ زندگی بھر میری زبان قلم سے کسی کا دل نہ دکھے" پر عمل رہا ہے۔ اس نے ملکہ وکٹوریہ کے انتقال پر جن کے بعض ذاتی اوصاف مسلمہ ہیں اگر کوئی

Marfat.com

درد انگیز ترکیب بند ان کے قلم سے نکل جاتا ہے، یا کسی انگریز کے کسی اخلاق سے متاثر ہو کر کوئی مدحیہ قطعہ لکھ دیتے ہیں یا کوئی دشمن ان کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کرتا ہے اور وہ اپنی اس اعلیٰ ظرفی سے کام لے کر اس کو قبول کر لیتے ہیں تو اس میں تعجب کی بات نہیں ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا وہ اوروں کی طرح "سر" ہو کر واقعی حکومت کے آلۂ کار بن گئے؟ اس کے لئے ہم کو ان کی زندگی پر نظر ڈالنی ہو گی۔ ہم ان کی ساری زندگی ٹٹولتے ہیں اور عاجز و درماندہ رہ جاتے ہیں۔ ان کی ساری زندگی تو ایک رند مشرب صوفی اور درویش کی سی معلوم ہوتی ہے۔ زندگی بھر ان کی زبان پر یہ شعر رہا، اور اس کی دوسروں کو تلقین بھی کرتے رہے ؎

اے مرے فقرِ غیور فیصلہ تیرا ہے کیا
خلعتِ انگریز یا پیرہن چاک چاک

دل کی آزادی شہنشاہی، شکم سامانِ موت
فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے، دل یا شکم

برخلاف اس کے ان کے ساتھی سرے کیا کچھ ہو گئے اگرا فریقہ

Marfat.com

کی ایجنسی ان کو پیش بھی کی جاتی ہے تو اس کو قبول نہیں فرماتے، اس قسم کے بہت سے مواقع نام و ثروت کے زندگی میں ان کو حاصل ہوئے۔ مگر وہ ہمیشہ ان سے احتراز کرتے رہے ؂

ڈاکٹر اقبال کیا تھے؟ اس سوال کا جواب بہت مشکل ہے۔ کہنے کو تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ دنیا کے ایک بہت بڑے انسان، دورِ حاضرہ کے ایک بلند پایہ حکیم و فلسفی، دنیا پر خودی کا راز فاش کرنے والے، انسانوں کو آدابِ جنوں و خود آگاہی سکھانے والے، غلاموں کو امرارِ شہنشاہی سمجھانے والے، مسلمانوں کو شانِ مومن بتانے والے حقیقت کے ترجمان، انسانیت کے معلم، وطن کی عزت، ایشیا کی آبرو، ملت کی شان وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ان کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ ان میں انسانِ کامل کی ایک جھلک پائی جاتی تھی۔ وہ خود دار، فقیر، پکے مومن اور عاشقِ رسولؐ تھے۔ وہ ملتِ اسلامیہ کو ایک ولولۂ تازہ بخشنے، انسانیت کو حیاتِ تازہ دینے اور غلاموں کو درسِ خودی دینے کے لئے مامور ہوئے تھے اور ہم اس کی شہادت دے سکتے ہیں کہ بحمداللہ اس حکیمِ مشرق نے اپنے فرائض کو بحسن و خوبی انجام دیا۔ اب اُن کے کام کی تکمیل اور اس کے نتائج سے فائدہ اُٹھانا ہمارا کام ہے خدا ہم کو اس کی توفیق دے ؂

Marfat.com

کلمۃ للناشر

علامہ اقبال کی یاد میں جو لٹریچر ہندوستان میں شائع ہوا ہے اُس میں "یاد اقبال" سب سے پہلی کتاب ہے جو ۱۹۴۰ء کے شروع میں اقبال اکیڈمی نے شائع کی تھی۔ بہاول پور کے محکمہ تعلیم نے اس کتاب کی یہ قدردانی کی کہ ریاست کی لائبریریوں اور اسکولوں کے لیے اسے منظور کر لیا اور پہلا اڈیشن نصف کے قریب خرید لیا۔ اس کے بعد حکومت آصفیہ حیدرآباد دکن کے محکمۂ تعلیم نے اسے سکولوں اور لائبریریوں کے لیے منظور فرمایا مگر ایسے وقت میں سرکلر جاری ہوا۔ جب اس کتاب کا پہلا اڈیشن ختم ہو چکا تھا۔ دوسرا ایڈیشن اب بہت دیر کے بعد شائع ہو رہا ہے۔ کتاب کی بہت مانگ ہے امید ہے کہ یہ ایڈیشن بھی پہلے ایڈیشن کی طرح ہاتھوں ہاتھ نکل جائے گا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

محمد شاہ

مہتمم اقبال اکیڈمی لاہور

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱	تقریظ	جناب آنریبل سر شیخ عبدالقادر صاحب	۳
۲	اقبال اُن کا نام اور کام . . .	جناب محمد حسین سید جامعی	۶
۳	کلمۃ للناشر	سید محمد شاہ ایم اے مہتمم اقبال اکیڈمی	۲۶
۴	بحضرت حضرت اقبال	نگار	۲۹
۵	کیمیائے عشق سے اقبال تیری مشت خاک	نگار	۳۰
۶	ہو گیا پنہاں وہ میر کاروان لاہور کا	نگار	۳۱
۷	تو نے اے اقبال پھونکا صور اسرافیل کیا	نگار	۳۳
۸	اقبال بلند ہو گیا ہے	خانصاحب ابوالاثر حفیظ جالندھری	[illegible]
۹	اشک خونی	مولانا [illegible]	۳۶
۱۰	[illegible]	حفیظ ہوشیارپوری [illegible]	۳۸
۱۱	حضرت اقبال کا [illegible]	[illegible] احمد خان [illegible]	[illegible]
۱۲	اقبال کے مزار پر عقیدت کے آنسو	[illegible] صاحب ایم اے	[illegible]
۱۳	اقبال	جناب [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۱۴	علامہ اقبال	[illegible]	[illegible]
۱۵	وصال اقبال	[illegible]	[illegible]
۱۶	آہ اقبال	[illegible]	[illegible]
۱۷	آہ [illegible] اقبال	[illegible]	[illegible]
۱۸	یاد اقبال	[illegible]	۵۳
۱۹	اقبال اور سرزمین پنجاب	جناب [illegible] صاحب . . .	۵۵
۲۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۱	لوح اقبال	منظور [illegible] . . .	۵۸

Marfat.com

۲۲	اقبال	مولانا خدا بخش صاحب اظہر امرتسری	۶۰
۲۳	اقبال	جام عباسی رامپوری	۶۲
۲۴	علامہ اقبال	حامد الانصاری غازی صاحب ..	۶۶
۲۵	آہ اقبال	ادیب السکاکوی	۶۹
۲۶	اقبال جنت میں	شیخ روشن دین صاحب تنویر ..	۷۲
۲۷	نذر اقبال	اقبال شمیم بھیروی	۸۱
۲۸	اقبال	سراج الدین ظفر	۸۳
۲۹	عظمت اقبال	شیر محمد حمید	۸۵
۳۰	شکست شیشہ	اکمل نجیب آبادی	۸۶
۳۱	مرقد اقبال	محمد اشرف خاں صاحب عطا ..	۸۷
۳۲	ماتم اقبال	ابوالمکین ساحر آزاد بی۔ اے ...	۸۹
۳۳	زہر غم	خلیق قریشی	۹۳
۳۴	استقبال موت	تبسم قریشی	۹۵
۳۵	اقبال کا پیغام	الطاف حسین شہدی صاحب .	۹۷
۳۶	سر اقبال	ایمن شہانی صاحب	۱۰۲
۳۷	نوحۂ اقبال	اختر بریلوی صاحب	۱۰۳
۳۸	ترجمان ملت بیضا خموش ...	خواجہ غلام نظام الدین صاحب ..	۱۰۹
۳۹	مزار اقبال پر	محمد صادق صاحب ضیاء ...	۱۱۱
۴۰	غم اقبال	پنا لال ششدر	۱۱۳
۴۱	بیاد شاعر مشرق	عاشق محمد صادق	۱۱۵
۴۲	اقبال زمانہ رفت	غلام قادر صاحب فرخ	۱۱۶
۴۳	وفات اقبال	غلام مصطفٰے صاحب بی اے ..	۱۱۹
۴۴	آہ! علامہ سر اقبال	زیب عثمانیہ بیگم صاحبہ	۱۲۰
۴۵	آہ! شاعر مشرق	فہمیدہ خاتون فرحت مدیرہ خاتون مشرق	۱۲۲
۴۶	آہ! اقبال	سردار بیگم اختر حیدرآبادی ...	۱۲۴
۴۷	ماتم اقبال	صالحہ بیگم صاحبہ مخفی	۱۲۵

Marfat.com

بخدمتِ حضرتِ اقبال

میں بھلا دوں کس طرح پھر تر نالۂ شبانہ
ہے اسی کے دم سے یہ بھی یہ نوائے عاشقانہ

مرے سازِ زندگی کو ہمہ تن گداز کر کے
یہ کمی رباب چھیڑے ترے عشق کا ترانہ

وہ حقیقت ہے تیرے دل کی کہ ملک سے چھپ گئی ہو
شب و روز جس کی آہ کا نشانہ منتظر زمانہ

دل بے قرار میں بھی کوئی زندگی ہے تیری
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

کیمیائے عشق ہے اقبال تیری مشتِ خاک

پھر سمندِ شوق کو آکر مرے مہمیز کر
وشت کے ذرّوں کو پھر مہرِ تجلی ریز کر

پھر بدل دے قوتِ تخلیق سے راہِ حیات
ساری دُنیا میں بپا طوفانِ رستاخیز کر

پھُونک پھر اس قلبِ افسردہ میں رُوحِ حیدریؑ
بے نوا کو وارثِ تختِ جم و پرویز کر

خود فراموشی سے خالی عاشق و معشوق ہوں
جوشِ عرفانِ نفس سے عشق کو لبریز کر

جذبِ مستی میں کھڑے ہیں پھر سراپا انتظار
یا الٰہی اپنے بندوں سے نہ اب پرہیز کر

اپنے جلووں سے منوّر کرکے دل کی کائنات
اور بھی رفتارِ ذوقِ جستجو کو تیز کر

کیمیائے عشق ہے اقبال تیری مُشتِ خاک
میری ہستی کو بھی نذرِ آتشِ تبریز کر

نگار

Marfat.com

ہوگیا پنہاں وہ میرِ کارواں لاہور کا

ہوگیا پنہاں وہ میرِ کارواں لاہور کا
قافلہ بے جادہ و منزل رواں لاہور کا

جس نے دُنیا بھر کے رندوں کو صلائے عام دی
مرشدِ کامل تھا اک پیرِ مغاں لاہور کا

اس خراب آباد میں اب وہ دلِ بینا نہیں
ڈھونڈتا پھرتا ہے ہر پیر و جواں لاہور کا

بُجھ کے وہ شعلہ ہے لیکن اور بھی تابندہ تر
جس کی چنگاری سے روشن تھا جہاں لاہور کا

عشق و مستی کے سُنا کر نغمۂ جاوداں
جاودانی کر گیا نام و نشاں لاہور کا

سینکڑوں عالم بنائے پھر دمِ تخلیق سے
خاکِ ہند کو ڈالا جلا کر اک جہاں لاہور کا

Marfat.com

ہو گئے ہیں باعثِ صد افتخار کائنات
یہ زمیں لاہور کی ، یہ آسماں لاہور کا
جاوداں اس کو بھی کر اقبال سوزِ عشق سے
نذر کو لایا ہے دل ، اک نوجواں لاہور کا

فگار

Marfat.com

تو نے اے اقبال پھونکا صورِ اسرافیل کیا

دل کی مینا اور ہے شیشے کی مینا اور ہے
اس کی صہبا اور ہے اور اُس کی صہبا اور ہے
ایک مستی ہے کہ ہوں خمار و خستگی
جاودانی ہو اثر جس کا وہ نشہ اور ہے
ایک ہی جلوہ ہے لیکن فرق اہلِ دید ہیں
چشمِ بینا اور ہے اور نابینا اور ہے
کوہ و صحرا میں جو گم ہو وہ نہیں سودائے عشق
کوہ و صحرا جس میں خود گم ہوں وہ سودا اور ہے
جس کی فطرت ہو بین قاہری و دلبری
جس کا شیدائی ہے دل وہ روئے زیبا اور ہے
کس نے پھر کیسر بدل ڈالی مری بزمِ خیال
اب تمنائی ہوں میں جس کا وہ دنیا اور ہے

Marfat.com

دمبدم ہو اور بھی یہ شعلۂ فرقت بلند
میرے اس دردِ محبت کا مسیحا اور ہے
تُو نے اے اقبال پھُونکا صُورِ اسرافیل کیا!
عالمِ فکر و عمل کا اب تو نقشہ اور ہے

نگار

Marfat.com

اقبال بلند ہو گیا ہے

(خانصاحب ابوالاثر حفیظ جالندھری)

غم حوصلہ مند ہو گیا ہے — دل صبر پسند ہو گیا ہے
دریا دریا تھے میرے آنسو — وہ چشمہ ہی بند ہو گیا ہے
غم کھانے کی ہو گئی ہے عادت — یہ زہر بھی قند ہو گیا ہے
کچھ لطف نہیں ہے زندگی کا — ہر سانس گزند ہو گیا ہے
ہاتھوں سے خوشی کا ہر بہانہ — پرواز پرند ہو گیا ہے
انداز حیات و مرگ اقبال — میرے لئے پند ہو گیا ہے
دنیا میں بڑا تھا اس کا رتبہ — عقبیٰ میں دوچند ہو گیا ہے

اقبال بلند تھا ہمارا
اب اور بلند ہو گیا ہے

Marfat.com

اشکِ خونیں

(مولانا فضل الحسن حسرت موہانی کانپور)

عاشقی کا حوصلہ بیکار ہے تیرے بغیر
آرزو کی زندگی دشوار ہے تیرے بغیر

کاروبارِ شوق کی اب وہ تن آسانی کہاں؟
دل پہ ذوقِ شاعری اک بار ہے تیرے بغیر

شرکتِ بزمِ سخن سے بھی ہمیں باوصفِ عزم
بر بنائے بے دلی انکار ہے تیرے بغیر

جس فراغت کا تمنائی تھا میں تیرے لئے
اب وہ حاصل ہے تو اک آزار ہے تیرے بغیر

دردِ دل جو تھا کبھی وجہِ مباہات و شرف
بہرِ حسرت موجبِ صد عار ہے تیرے بغیر

Marfat.com

نالۂ پابندِ نے

(جناب حفیظ ہوشیارپوری صاحب ایم اے)

عمرہا در کعبہ و بتخانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

قبال

سنائیں کیا کسی کو قصۂ دردِ نہاں اپنا
نہ کوئی ہم زباں اپنا، نہ کوئی رازداں اپنا
وہی ہم ہیں، وہی دیرینہ ماتم بدنصیبی کا
نہ رفتارِ زماں اپنی، نہ دورِ آسماں اپنا
کبھی کچھ داد باقی تھی ہماری سخت جانی کی
ابھی منظور تھا قدرت کو شاید امتحاں اپنا
مقدر کو تدبر سے کیا تھا سرنگوں جن نے
نظر آتا نہیں ہم کو وہ میرِ کارواں اپنا

Marfat.com

کدھر کو جائیں اہلِ کارواں "بانگ درا" گم ہے
درا کا ذکر کیا اس کارواں کا رہنما گم ہے

ہُوا ہے قوم کے اقبال کا لبریز پیمانہ
گیا وہ ساقیٔ بزمِ خودی، ویراں ہے میخانہ

جو قندیلِ نوا سے راہِ مستقبل دکھاتا تھا
جو رہ رہ کر سُناتا تھا غمِ ماضی کا افسانہ

غلاموں کو کیا "ذوقِ یقیں" سے آشنا جس نے
گداؤں کو بتائی جس نے راہ و رسمِ شاہانہ

"یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم"
زمانے کو دیا جس نے یہ پیغامِ حکیمانہ

رلائے گا ہمیں اقبال کا عزمِ سفر برسوں
نہ ہو گی اس شبِ تاریکِ ہجراں کی سحر برسوں

بظاہر خاک میں پوشیدہ اہلِ دل بھی ہوتے ہیں
زمیں پیوندِ دنیا میں مہِ کامل بھی ہوتے ہیں

یہ گرداب فنا ساحل ہے عمرِ جاودانی کا
کبھی گرداب کی تہ میں نہاں ساحل بھی ہوتے ہیں

Marfat.com

یہ دنیا رہگزر ہے اور غبارِ راہ ہیں انساں
غبارِ راہ اکثر واصلِ منزل بھی ہوتے ہیں
تلاشِ نافۂ لیلٰے میں رہتے ہیں جو سرگرداں
وہ اک دن روشناسِ پردۂ محمل بھی ہوتے ہیں

"بروں از گنبدِ دربستہ پیدا کردہ ام راہے
کہ از اندیشہ برتر می پرد آہِ سحرگاہے" (اقبال)

کچھ اس انداز سے چھیڑی حدیثِ آرزومندی
غبارِ راہ کو تو نے عطا کی شانِ الوندی
جو پایا تجھ کو اپنا محرمِ اسرار فطرت نے
تجھے سونپی عروسِ علم و حکمت کی حنا بندی
جہانِ آب و گل سے لے اڑا ذوقِ خودی تجھ کو
گوارا ہو نہ سکتی تھی تجھے جینے کی پابندی
ہم آغوش اس شرارِ جاوداں سے ہو گیا آخر
تری آتش کو جو کافی تھی جس کی دیرپیوندی
نشاطِ جاوداں تیرا، بہشتِ جاوداں تیری
فروغِ لامکاں تیرا، فضائے لامکاں تیری

Marfat.com

نظر سے "جلوہ آخر" کی تابانی نہیں جاتی
دل مہجور کی آئینہ سامانی نہیں جاتی
ہوا تیرے "شکوہِ مرگ" سے ثابت کہ مر کر بھی
پرستارانِ حق کی خندہ پیشانی نہیں جاتی
تری تربت پہ جاتے ہیں، بلاتے ہیں، جگاتے ہیں
یہ نادانی تھی لیکن یہ نادانی نہیں جاتی
تو دستِ کارِ فطرت تھا کہ تجھ کو چھین کر ہم سی
نہیں جاتی "مشیت" کی پشیمانی نہیں جاتی
جہاں آباد ہے تجھ سا مگر انساں نہیں کوئی
ستارے ہیں بہت لیکن مہِ تاباں نہیں کوئی
تجھے ہم عمر بھر روئیں مگر رونے سے کیا حاصل؟
نہ تجھ کو پا سکیں گے اپنی جاں کھونے سے کیا حاصل؟
ترا داغِ جدائی حشر تک دل سے نہ جائے گا
یہ دھل سکتا نہیں، اشکوں سے منہ دھونے سے کیا حاصل؟
نہ چھوٹے گا نہالِ آرزو آنسو بہانے سے
یہ دانے اب زمینِ شعر میں بونے سے کیا حاصل؟

Marfat.com

یہ مانا جب بدل سکتے نہیں تقدیر انساں کو
تو ان مجبوریوں پر نوحہ خواں ہونے سے کیا حاصل؟
نہ پایانِ طلب کوئی نہ انجامِ تمنا ہے
"اثر فریاد دلہائے حزیں کا کس نے دیکھا ہے"
یہ ممکن ہے رگِ گلبرگِ تر سے ہو شرر پیدا
نہیں ممکن کوئی اقبالؒ سا ہو پھر بشر پیدا
حیات آوارۂ دیر و حرم رہتی ہے صدیوں تک
تو بزمِ عشق سے ہوتا ہے اک صاحب نظر پیدا
کئی پرویز دادِ عیش و عشرت دے کے مرتے ہیں
تو ہوتا ہے کہیں فرہاد سا خونیں جگر پیدا
"ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا"
نہ جانے کتنی مدت آفتاب اس غم میں جلتا ہے
تو سنگِ تیرہ لعلِ بے بہا بن کر نکلتا ہے
دیارِ شوق سے یارب کوئی معنی طراز آئے
بآہنگِ حجازی پھر صدائے دل نواز آئے

Marfat.com

فلک نے مشعلِ خورشید لے کر جس کو ڈھونڈا تھا
کہیں سے وہ امینِ دولتِ سوز و گداز آئے
فقیرِ رہ نشیں کو جو غرورِ خسروی بخشے
خمستانِ خودی سے وہ شرابِ خانہ ساز آئے
"سرودِ رفتہ" کی پھر آرزو ہے گوشِ معنی کو
کسی وادی سے پھر اقبال سا دانائے راز آئے
ترا قسمت شناس اے گلشنِ ایجاد پیدا ہو
کوئی نوحہ گرِ غرناطہ و بغداد پیدا ہو

Marfat.com

حضرتِ اقبالؒ کا مزار

(آقائے مرتضیٰ احمد خاں میکش)

جانبِ شرق جو ہے مسجدِ شاہی کا منار
ایک دن میں نے سُنی اُس پہ مؤذن کی پکار

غلغلہ کلمۂ توحید کا ہوتا تھا بلند
ساتھ ہی نعرۂ تکبیر کی بھی تھی تکرار

وہ یہ کہتا تھا کہ آرام سے بہتر ہے نماز
وہ صدا دیتا تھا اے نیند کے ماتو ہشیار

اُس کی آواز میں اک سوز کی دُنیا تھی نہاں
لرزہ انگیز تھی اس مردِ خدا کی للکار

اُس کی لَے سے تھی مرے قلب کی دنیا معمور
اس کی آواز سے تھی مری سماعت حظ دار

Marfat.com

اُس کی آواز رہِ گوش سے دل میں اُتری
کر گئی روح کے خوابیدہ قویٰ کو بیدار
جا کے دیکھا تو ملی حضرتِ اقبال کی رُوح
جس کے پاؤں میں مری جان ہو سو بار نثار
مجھ کو دیکھا تو کہا "خوفِ تحیّر کیوں ہے"
"اپنے مرنے کا مجھے بھی ہے مکمل اقرار"
"لیکن اس حال میں بھی میرا وظیفہ ہے وہی
ہو گیا جس میں مرا جامۂ ہستی صد تار"
"زندگی میں جرسِ قافلہ کہتے تھے مجھے
اب موذن ہوں میں درحلقۂ بزمِ ابرار"
"ماذنۂ مسجدِ شاہی کا جو ہے کاخِ بلند
دیکھو اس کاخ کے سائے میں بنا میرا مزار"

Marfat.com

اقبال کے مزار پر عقیدت کے آنسو

(خواجہ دل محمد صاحب ایم اے سابق پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور)

شاہنشہِ اقلیمِ معانی اقبال — دانائے رموزِ آسمانی اقبال
احباب کو مرثیہ پہ اصرار ہی کیوں — رکھتا ہے حیاتِ جاودانی اقبال

پیغام پہ پیغام چلے آتے ہیں — انعام پہ انعام چلے آتے ہیں
بے تار کا سلسلہ تھا اللہ کیا تھا — الہام پہ الہام چلے آتے ہیں

اقبال تھا آشفتۂ گیسوئے حجاز — اقبال شہیدِ تیغِ ابروئے حجاز
مرقد میں بھی انتظار باقی ہے اسے — ہونٹوں پہ تبسم اور منہ سوئے حجاز

Marfat.com

گفتارِ حکیم ہے کلامِ اقبال ‏ پیغامِ کلیم ہے پیامِ اقبال
سرمایۂ جوشِ زندگانی ہے یہی ‏ گر دل میں ہو سوز ناتمامِ اقبال

قطعۂ تاریخ وفات

کون لائے گا اب پیامِ سروش؟
اے دل اقبال ہو گیا رُوپوش
شمعِ خاموش، سالِ ہجری ہے
۱۳۵۷
عیسوی، شمعِ شاعری خاموش
۱۹۳۸

Marfat.com

اقبال

جناب جلال الدین بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور

روحِ روانِ دوستی، مہرِ منیرِ علم و فن
آج ترے فراق میں جانِ جہاں ہے پُر حزن
ختم تھی تجھ پہ دوستی جس کا بنا رفیق تو
اس سے رہا تو ہم نوا مثلِ عنادلِ چمن
چشمۂ علم سے ترے نہرِ حکم رواں مدام
فکرِ رسا تری سدا باعثِ حیرتِ زمن
دورِ جدید میں اگر فکرِ جدید کا ظہور
ہوتا تھا تیری قوم کے فکرِ صحیح میں خندہ زن
طبعِ غیور میں تری اُٹھتا تھا ایک ولولہ
ہاتفِ غیب بن کے تو دل پہ تھا روشنی فگن
کون بنے گا ترے بعد دینِ ہدیٰ کا ترجماں
آئے گا کب جہان میں پھر تجھ سا پیمبرِ سخن

Marfat.com

علّامہ اقبال

ڈاکٹر سیّد عابد حسین صاحب ایم اے ۔ پی ۔ ایچ ۔ ڈی
جامعہ ملیہ دہلی

لطفِ مجلس کیا رہا جب میرِ مجلس اُٹھ گیا
وائے ناکامی کہ بزمِ اہلِ دل برہم ہے آج
تھا جہاں کل نغمۂ مستانہ کا جوش و خروش
ہے وہاں آہِ مسلسل نالۂ پیہم ہے آج
سینۂ مسلم کہ تھا گنجینۂ شوق و اُمید
ہے وفورِ یاس اُس میں اور ہجومِ غم ہے آج
فکر کی جب سالِ رحلت کی تو دی دل نے صدا
ملّتِ اسلام میں اقبال کا ماتم ہے آج

Marfat.com

وصالِ اقبال

(ابونعیم عبدالحکیم خاں نشتر جالندھری)

دُنیا سے اٹھا راج دُلارا اقبال
نظروں سے چھپا راج دُلارا اقبال
ہر لحظہ ہے یوں نوحہ سرا مادرِ ہند
پیارا اقبال، ہائے پیارا اقبال

اسرارِ خودی کے کون سمجھائے گا
خود تڑپے گا کون، کون تڑپائے گا
اسلام اسی غم میں گھلا جاتا ہے
دانائے رموزِ عشق کون آئے گا

محسودِ شہاں مردِ قلندر نہ رہا
محکوم کا مظلوم کا داور نہ رہا
یوں مرثیہ خواں ہے عالمِ نوعِ بشر
آزادیِ انساں کا پیمبر نہ رہا

Marfat.com

آہ! اقبال

(از مولانا ناصر حسن حسن پوری صاحب)

آہ! وہ اقبال کا سوزِ جگر
آہ! وہ دین کے شبستاں کا چراغ
آہ! وہ شعلہ جو مخفی ہو گیا
کر کے روشن بزمِ ایماں کا چراغ
آہ! وہ پُر درد و حق آگاہ دل!
تھا جو حکمت کے دبستاں کا چراغ
روشنی لیتا تھا جس کے نور سے
عشقِ حریت کے ایواں کا چراغ
اے قضا یہ نور چھپنے کا نہیں
گوشۂ دامن سے کیوں ڈھانکا چراغ
بے بصیرت مُردہ دل کہتے رہیں
بجھ گیا گورِ غریباں کا چراغ
جاودانی ہے اثر اقبال کا
گُل نہ ہوگا اس گلستاں کا چراغ

Marfat.com

آہ! سر اقبال

(از جناب بزمی انصاری بی اے)

آج رخصت ہوئے دنیا سے جناب اقبال
چھپ گیا زیرِ زمیں ملتِ بیضا کا ہلال

آج گل ہو گئی ماتم کدۂ ہند میں شمع
جس کی کرنوں سے منور ہوا فانوسِ خیال

آج رخصت ہوا اقوامِ ملل کا محسن
کیوں نہ ہر قلب پہ طاری ہو غم و رنج و ملال

ہندی نغموں میں بھرا سوزِ حجازی جس نے
کشورِ ہند میں تازہ کیا ایمانِ بلال

فیض یاب اس سے ہوئے مشرق و مغرب یکساں
اس کے شرمندۂ احساں ہیں جنوب اور شمال

اس کے نغموں سے ہوا سرِ خودی کا افشا
یہی تھا خاص میں اس مردِ قلندر کا کمال

Marfat.com

دردِ اسلام نے رکھا صد اپنے تاب اُسے
خوں رُلاتا تھا اُسے مِلّتِ بیضا کا زوال
خالی مشرق ہوا اس گوہرِ یک دانہ سے
جس کی ڈھونڈے نہ ملے گی کہیں دُنیا میں مثال
خاک میں چھپ گیا وہ مردِ یگانہ صد حیف
جس کی نظروں میں تھا ملّت کا عروج اور زوال
پارہ پارہ ہے جگر، رُوح پہ غم کا سایہ
اور دلِ مُسلم بیچارہ ہے صدیوں سے نڈھال
اُٹھ گیا آج نقیبِ حشمِ پیغمبر
اُٹھ گیا آج زمانے سے محمد اقبال

Marfat.com

یادِ اقبال

(از جناب محمد غالب اثر چکوالی صاحب بی اے ایل ایل بی)

ایشیا کا فخر، مشرق کا نصیب چل بسا
آہ! وہ اقبال، وہ مردِ فلسفہ چل بسا

جس کی نازش سے شگفتہ جہانِ شاعری
آسمانِ شعر و حکمت کا وہ خورشید چل بسا

گرم جس کا دل ہی کو سوزِ اسلام حمیت سے
جو تھا وہ صدق و آزادی کا نقیب چل بسا

جس نے پھونکا قلبِ دنیا میں افسونِ حیات
زندگی جاوداں کا وہ نقیب چل بسا

ہند کے ماتھے پہ جس کے آگے شاد تھے
آہ! وہ شمس وہ نشانی گوہر چل بسا

Marfat.com

عشق تھا جس کی نظر میں ملتوں کی زندگی
وہ محیطِ عشق و اُلفت کا شناور چل بسا
بام پر جس نے ترقی کے چڑھایا قوم کو
عہدِ موجودہ کا وہ بیباک رہبر چل بسا
وہ کہ جس کی ہر ادا تجدیدِ شانِ رفتہ تھی
سیرتِ سلطانؒ و بوذرؓ کا مظہر چل بسا

Marfat.com

اقبال اور سرزمین پنجاب

از جناب بسمل دہلوی صاحب

لٹ گیا تیری تخیل آفرینی کا شباب
خون کے آنسو رلا اے سرزمین پنجاب
بے خودی اب کس کو بخشے گی تمہاری مثنوی
اڑ گئی تیری صراحی سے خم پرور شراب
شعریت کا سوز جاں افروز برسائے گا کون
کون اب فطرت کے چہرے سے اٹھائے گا نقاب
بجھ گیا تیری ذہانت کا وہ ضو افگن چراغ
آسماں پر ڈھونڈتا پھرتا ہے جس کو آفتاب
چھٹ گئیں حوریں ستا کر اس پریشاں حال کو
قدر ہی ہوتی ہے اک دنیا ترے اقبال کو
لیکن اے بد بخت ہے تو ناشناس التفات
اس طرح کرتا ہے آخر ... دوراندیش ... ت
ان سنی کر دی تو اقبال کی بانگ درا
ہے کے آیا نقاد تیرے نام پیغام حیات

Marfat.com

ترک کی پھر بھی نہ تو نے بے حسی، مُردہ دلی
لاکھ سمجھاتا رہا وہ زندگانی کے نکات
ظُلمتوں میں دیکھتا تھا وہ تجلائے قلوب
اُس کا ہر انداز تھا گرویدۂ صد مشکلات
وُہ تری تقریبِ ہمت سوز میں شامل نہ تھا
تیرا گلشن اس بلا آہنگ کے قابل نہ تھا
اب تو کہتی ہے دلِ بے حس کو گرمائے گا کون؟
رعبِ سلطانی کو اپنے ڈر سے ٹھکرائے گا کون؟
ہوگا اسرارِ خودی کا مخزن اب کس کا کلام؟
گیسوئے اردو اب اے اقبال سلجھائے گا کون؟
کون اب پہنچائے گا پیغامِ بالِ جبریل؟
جامۂ نو کہنہ ترکیبوں کو پہنائے گا کون؟
کون اب دے گا زمانہ کو غمِ ضربِ کلیم؟
روحِ خوابیدہ کو اب سینے میں تڑپائے گا کون؟
تو رموزِ بے خودی کا آئینہ پرداز تھا
اس گلستاں کو ترا گریہ ابھی درکار تھا

Marfat.com

سرودِ رفتہ

از جناب سید فیضی جالندھری صاحب

حضرت اقبال آن معجز گرے　　　در جہان شاعران پیغمبرے
شاعرِ مشرق حکیمِ باکمال　　　آسمانِ دولتِ علمی را خورے
ظاہرش مانند باطن خوش نظر　　　باطنش از ظاہرِ او خوشترے
مستِ صہبائے اللہُ الصمد　　　کسوتِ لا تقنطوا اندر برے
رازدانِ باشدگی لولاک　　　از شعاع مہر و ماہ روشن ترے
آنکہ شد شب بینش در جہان　　　بہر دونانِ فرنگی خنجرے
آنکہ ... جبروت ...　　　ساقئی مستان لبالب ساغرے
ملتِ اسلام را با ... جمیل　　　شاعرے شیرین ... سادہ ...
قائلان خود در جہان بے خودی　　　خوش بود در پیش قدرت ...

غرق دریا فناست ... چہ
جان بساحل بردیک در و فقیر

نوحۂ اقبال

(از جناب ملک منظور حسین صاحب منظور بی اے)

کس قدر درد آفریں ہے شاعر مشرق کا غم
روز محشر سے نظر آتا نہیں یہ روز کم
بن گئے ہیں سر بسر کاشانہ رنج و الم
کابل و ہندوستان، مصر و عرب، روم و عجم
فرط غم سے گلشن اسلام ہے پامال آج
سو گیا ہے امت مرحوم کا اقبال آج
کون اب تازہ کرے گا آتش عشق مجاز
کون بخشے گا دل عشاق کو سوز و گداز؟
اب کہاں دیکھے گی چشم غزنوی حسن ایاز
کون سمجھائے گا اس کو معنی ناز و نیاز؟
درد بن کر درد کی کھینچے گا اب تصویر کون؟
عشق بن کر اب کرے گا عشق کی تفسیر کون؟

Marfat.com

اُٹھ گیا دنیا سے وہ پیرِ کاروانِ زندگی
جس کے دم پر ناز کرتا تھا جہانِ زندگی
جس کی ہمت سے کھلے سرِّ نہانِ زندگی
جس نے آساں کر دیا تھا امتحانِ زندگی
جس کا ہر اک حرف تھا آئینہ دارِ کائنات
جس کا ہر اک لفظ تھا گنجینۂ رازِ حیات
آہ پنہاں ہو گیا دنیا سے وہ دانائے راز
پیکرِ مشرق میں تھا جس کی نوا سے سوز و ساز
ذوقِ پروازِ تخیل جس کا تھا شاہیں نواز
جس کے اندیشے میں تھی اک گرمیٔ [illegible]
آتشِ عشقِ ازل تھی شوخیٔ [illegible]
گرمیٔ ذوقِ عمل تھی نالۂ [illegible]

Marfat.com

اقبال

(از جناب مولانا خدا بخش صاحب اظہر امرتسری)

اقبال اے سپہر بلاغت کے آفتاب
ہوگا نہ کوئی مالک سخن میں ترا جواب
پل کر ہوا جواں ترے آغوش فکر میں
کہتے ہیں جس کو اہل جہاں جوش انقلاب
تو نے اٹھا کے پردۂ فطرت دکھا دیا
دریا میں دشت، دشت کے آغوش میں سراب
تیرا دماغ مطلع خورشید معرفت
تیرا خیال علم و حقیقت کا ماہتاب
جس سے تھے مست بادہ کشان حنین و بدر
تو نے پلائی شعر کے ساغر سے وہ شراب

Marfat.com

تعبیر جس کو ڈھونڈتی پھرتی ہے چار سُو
تُو نے دکھا دیا وہ نئی زندگی کا خواب

کتنی حیات بخش ہے تیری نوائے شوق
پیرِ جہاں نے چھیڑ دیا نغمۂ شباب

تُو نے بنائی قوم کو تدبیرِ زندگی
پھیلی ترے کلام سے تنویرِ زندگی

اقبال اے ہمیں ایمانِ انقلاب
تُو نے پڑھایا مصحفِ عرفانِ انقلاب

باقی اگر ہے فیض تری موجِ طبع کا
اُٹھے گا گرم سینہ سے طوفانِ انقلاب

تارِ رگِ حیات سے باندھے گئے نوجواں
توڑا جو چرخ نے ہے پیمانِ انقلاب

آنے کو ہے وہ روز کہ مشرق و مغرب
مانگے گی منہ چھپانے کو دامانِ انقلاب

مشرق کی کالی رات سے نکلے گا نورِ صبح
ہوگا طلوع مہرِ درخشانِ انقلاب

Marfat.com

شاداب ہو گا بارشِ لطفِ کریم سے
صحرائے انقلاب و گلستانِ انقلاب
بانگِ درا، زبورِ عجم، بالِ جبریل
ہوں گے جدید عہد میں ارکانِ انقلاب
اقبال کے کلام میں غلطاں ہے جس کا نور
چرخِ عمل سے ہوگا اسی چاند کا ظہور
مانندِ ابرِ فیض گلستانِ ہند پر
برسا، برس کے غنچۂ وحدت کھلا گیا
آیا خدا سے لے کے خُلد سے پیغامِ زندگی
پیغام دے کے خُلد کو واپس چلا گیا
سازِ حیات چھیڑ کے مضرابِ عشق سے
نغموں سے دردِ دل کی کہانی سُنا گیا
وہ سحر پُراثر جسے کہتے ہیں لوگ شعر
اس سحر سے وہ رازِ دو عالم بتا گیا
سوئی پڑی تھی قوم ہلاکت کی نیند میں
ہنگامۂ حیات و عمل سے جگا گیا

Marfat.com

شاہِ سیاہ ہند میں جس سے تھی روشنی
دستِ اجل وہ شمع منوّر بجھا گیا
اے شادِ شاعراں زمانہ ترا وصال
بزمِ سخن کو محفلِ ماتم بنا گیا
لیکن ترے کلام سے زندہ ہے تیرا نام
جاری ہے حشر تک ترا دریائے فیض عام

Marfat.com

اقبال

(از جناب جام عباسی رامپوری صاحب)

ہائے وہ اقبال جو تھا واقفِ رازِ حیات
ہائے وہ اقبال جس سے بہرہ ور تھی کائنات

ہائے وہ اقبال جو تھا مصدرِ ہر علم و فن
فخرِ ملت، فخرِ دنیا، فخرِ دیں، فخرِ وطن

ہائے وہ اقبال جس سے تھا ہر اک مذہب کا باغ
فلسفی، دانا، مدبر، منطقی، روشن دماغ

ہائے وہ اقبال جس کا چشمۂ فکرِ جمیل
ہوشمندانِ وطن کے واسطے تھا رودِ نیل

بڑھ گیا صد حیف اس کی سمت بھی دستِ اجل
چل بسا دارِ فنا سے وہ ادیبِ بے بدل

Marfat.com

آسماں کی کج خرامی پر زمیں رونے لگی
ذرہ ذرہ پر جہاں کے اک اُداسی چھا گئی
شام غم کی ظلمتوں میں چھپ گئی صبح بہار
محفلِ علم و ادب کے مٹ گئے نقش و نگار
لہلاتی تھی جو اس کے فیض سے کشت علوم
ہو گئی ہے آج نذر گرمیِ بادِ سموم
قوم کی برگشتہ حالی آج دونی ہو گئی
مادرِ ہند آج تیری گود سُونی ہو گئی

Marfat.com

علامہ اقبالؒ

(از جناب حامد الانصاری غازی صاحب)

امامِ فلسفہ و مردِ دانشِ حاضر
محمدؐ عربی کا غلام اور شاعر

وہ مردِ شعر و سخن، راہِ قدس کا راہی
ملی تھی حق سے جسے نعمتِ خود آگاہی
وہ ایک مردِ قلندر، قلندری میں امیر
وہ جس کا فقر دلیلِ شکوہِ صد شاہی

خودی کے بھید کو دنیا پہ کھولنے والا
خدا کی راہ میں حق بات تولنے والا

Marfat.com

مقامِ عشق کے راز و نیاز کا محرم
متاعِ حُسن کو لفظوں میں تولنے والا

وہ مردِ فکر و نظر، رہ نوردِ راہِ ثبات
وہ جس کی ایک صفت، مایۂ ہزار صفات
وہ جس کے نطق سے ٹوٹا طلسم زنگِ جمود
وہ مردِ حکمت و دیں، واقفِ مآلِ حیات

وہ مردِ جہد و عمل جس کی ضرب تھی کاری
وہ جس کا عالمِ جلال خودی و خودداری
وہ جس کے فیض سے شاداب روح کی دنیا
وہ جس کا حوصلۂ فکر دل کی بیداری

وہ فلسفی، وہ حق آگاہ، وہ حکیم جلیل
وہ جس کا فلسفہ دیتا ہے دعوتِ تعمیر

Marfat.com

وہ جس کی بانگِ درا روحِ کاروانِ حیات
وہ جس کے نطق کا ہر لفظ اک صدائے جبل

وہ جس کا نطق ہے اعجاز دینِ قیّم کا
وہ جس کا قلب تھا اک رازِ دینِ قیّم کا

جنونِ عشق میں خود دار قوم کا اقبال
وہ سرفروشوں کا سردار، قوم کا اقبال

Marfat.com

آہ! اقبال

(از جناب ادیب مالیگانوی صاحب)

شمع فطرت تھی جہاں میں زندگی اقبال کی
ہر طرف پھیلی ہوئی تھی روشنی اقبال کی
بھا گئی اہلِ وطن کو بے خودی اقبال کی
مہرِ تاباں بن کے چمکی شاعری اقبال کی
سوزِ پروانے کا پنہاں اس کی خاکستر میں تھا
شعلۂ گردوں نورد اس کے دلِ مضطر میں تھا
اس نے چمکایا ستارہ عظمتِ اسلام کا
قطرہ قطرہ تھا حقیقت ریز اس کے جام کا
چل سکا قابو نہ اُس پر گردشِ ایام کا
دہر میں بجتا ہے ڈنکا آج اُس کے نام کا

Marfat.com

اک وہی تسکین دل تھا غالب و حالی کے بعد
قوم کا کیا حال ہوگا اس کی پامالی کے بعد
اس چمن سے کیسے کیسے نغمہ پرور چل بسے
ہم نوائے بلبل شیراز اکثر چل بسے
اہل جوہر کو دکھا کر اپنے جوہر چل بسے
محفل شعر و ادب سے داغ و اکبر چل بسے
قوم کا اقبال تھا اقبال بھی جاتا رہا
آہ! وہ اک نقش بے تمثال بھی جاتا رہا
اس نے اس انداز سے چھیڑا رباب زندگی
اٹھ گئے اپنی نگاہوں سے حجاب زندگی
اس کے شعروں میں تھا اک جوش شباب زندگی
ذرہ ذرہ بن گیا مست شراب زندگی
محفل ہستی میں ایسا رازداں کوئی نہیں
کارواں باقی ہے، میر کارواں کوئی نہیں
وہ کبھی غرناطہ و بغداد پر تھا اشکبار
وہ کبھی تھا خاک دلی پر دل و جاں سے نثار

Marfat.com

سرزمینِ قرطبہ میں جب ہوا اُس کا گذر
کی بلند اُس نے وہاں بھی اپنے سینے کی پکار
تھا کبھی مضطر وطن کی بیکسی کے واسطے
غم یہ سب مخصوص تھے گویا اسی کے واسطے
اب کرے گا کون لذّت آشنائے آرزو
کس کے لب سے اب سنیں گے نغمۂ اللہ ہو
کام آئے گا چمن کے کس کی آنکھوں کا لہو
کس سے زینت پائے گا اب یہ جہانِ رنگ و بو
عشق کے اسرارِ پنہاں اب سمجھائے گا کون
آتشِ دردِ محبت دل میں بھڑکائے گا کون
ہر نفس اقبال کا پروردۂ اسلام تھا
اس کے ہاتھوں میں چھلکتا زندگی کا جام تھا
دردِ ملّت سے تڑپنا باعثِ آرام تھا
شاعرِ اسلام تھا وہ شاعرِ اسلام تھا
چشمِ ظاہر میں اگرچہ اب وہ [illegible] ہے
اس کے نغموں میں حیاتِ جاوداں کا راز ہے

Marfat.com

اقبال جنّت میں

(از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر بی اے ایل ایل بی)

رضواں نے بصد ناز کہا ، آگیا اقبال
فردوس میں ہنگامہ ہُوا آگیا اقبال
ہے رقص کُناں بادِ صبا آگیا اقبال
لہرانے لگی ساری فضا آگیا اقبال
مرغانِ اُولی اجنحہ ہیں زمزمہ خواں سب
حوُروں کے تبسم سے چمک اٹھا جہاں سب
اِک موجِ طرب پیکرِ تسنیم سے اُٹھی
مستی سی مزامیرِ زر و سیم سے اُٹھی
خوشبوئے شفاعت حرمِ سیم سے اٹھی
رحمت کی گھٹا کجلۂ تکریم سے اُٹھی

Marfat.com

تکبیر کے نعروں میں بڑھا جاتا ہے اقبال
فردوس کے پھولوں سے دبا جاتا ہے اقبال

ہاتفِ غیبی

اک نور کے بادل سے ندا آئی کہ خاموش
تھے سب ہمہ تن گوش تجلی سے ہم آغوش
یوں کوئی مخاطب تھا کہ اے ہوش جنوں پوش
یہ ملک ہے فردوس نہ فردا نہ یہاں دوش
یاں کام نہیں شام سے تجھ کو نہ سحر سے
آزاد ہے تو دام گہ شمس و قمر سے

ہیں اہلِ جناں دیر سے دیدار کے مشتاق
نوری ہیں تری گرمیٔ گفتار کے مشتاق
کچھ اہلِ زمیں ہی نہیں اسرار کے مشتاق
اس خطہ کے ساکن بھی ہیں اشعار کے مشتاق
ہے حکم ہمارا لبِ اعجاز نما کھول
کس حال میں ہیں عالمِ سفلی کے مکیں بول

Marfat.com

اقبال کا جواب

احوال ہے یارب تری دُنیا کا المناک
زہریلے خیالوں سے فضا ساری ہے ناپاک
دامانِ وفا دستِ تمرّد سے ہُوا چاک
باقی ہے محبت نہ صداقت نہ اخلاق

تبدیل ہوا نظریۂ زیست جہاں کا
اب نام نہیں لیتا کوئی حفظ و اماں کا
گھمسان کا ہے معرکہ سُود و زیاں اب
ابلیس کے قبضہ میں ہے اقلیمِ جہاں اب
بیکار ہوئے تیغ و سنان تیر و کماں اب
یا بم ہیں یا ہر سمت ہے گیسوں کا دُھواں اب

طوفاں اُٹھے گا، ہے قرائن سے ٹپکتا
پھر قعرِ جہنم سے ہے شعلہ سا لپکتا
آمادۂ پیکار نظر آتی ہے دُنیا
آپ اپنے سے بیزار نظر آتی ہے دُنیا

Marfat.com

پھر امن کی بیمار نظر آتی ہے دُنیا
فتنوں کی طلبگار نظر آتی ہے دُنیا
اس آگ سے بچ سکتے نہیں ارض و سما بھی
مٹی بھی بھڑک اُٹھے گی، پانی بھی ہوا بھی
ہر قطرہ لہو کا ہے مچل جانے کو تیار
مے کی طرح ساغر سے اُچھل جانے کو تیار
افراد سے افراد بدل جانے کو تیار
اقوام کو اقوام نگل جانے کو تیار
پھر ڈھونڈتے ہیں لوگ اُلجھنے کا بہانہ
وتفسدوا فی الارض کا منکر ہے زمانہ
خطبہ یہ سناتے ہیں فقیہانِ فرنگی
غدار ہیں جینے کو نہ اسفار نہ ترنگی
مچھلی کو سمندر میں ہے دم لینے کی تنگی
حاوی ہے ہر اک قدرت پہ آئینِ فرنگی
دب سکتا ہے جو زیرِ زمیں اس کو دبا دو
کمزور کو اب صفحۂ ہستی سے مٹا دو

Marfat.com

مشرق کی ہوا طوق و سلاسل کی ہے حامی
یاں پھولتا پھلتا ہے بہت نخلِ غلامی
ان وطنوں کی اقوام ہیں مدقوق و جذامی
صحت میں نہ ہندی ہے نہ چینی ہے نہ شامی
خوں صرف ہوا سب میرا تعمیرِ نوا میں
مرجاتی ہے تاثیر بھی پژمردہ ہوا میں
ہیں سخت بہت بندۂ مزدور کے اوقات
دن چین سے کٹتا ہے نہ آرام کی ہے رات
غم خانۂ نادار طرب خانۂ آفات
سرمائے سے مضبوط ہے صنعت کا طلسمات
پھیلا ہوا ہے زیرِ فلک دام کلوں کا!
آدم سے لیا جاتا ہے اب کام کلوں کا
مذہب ہے فقط غازۂ رخسارِ معاصی
ہے پردۂ تقدیس میں انبارِ معاصی
تقویٰ کی بغل میں ہے نہاں مارِ معاصی
ہر سجدہ زہاد ہے تکرارِ معاصی

Marfat.com

جو جُرم پنپتے نہیں بدیوں کی رہوں میں
اُن جُرموں کی ہے نشو و نما خانقہوں میں
فطرت کا نوا ساز جسے کہتے ہیں اسلام
کونین کا وہ ناز جسے کہتے ہیں اسلام
رحمت کی وہ آواز جسے کہتے ہیں اسلام
وہ دل کا ترے راز جسے کہتے ہیں اسلام
وارث نہیں اس وقت اس اسلام کا کوئی
وارفتہ نہیں اب تو ترے نام کا کوئی؟
دریا ہے تلاطم ہے شکستہ ہے سفینہ
دہشت سے پھٹا جاتا ہے ہر ایک کا سینہ
موجوں کے خم و پیچ ہیں یا موت کا زینہ
ہر قطرے کے دل میں ہے بھری آتش کینہ
اب کون ہیں اس کشتی لرزاں کے طرفدار؟
ملاح تلک ہو گئے طوفاں کے طرفدار
قابو میں مرے دل ہے نہ قابو میں مرے چنگ
ہو ساز اگر زیر بم جاتا ہے آہنگ

Marfat.com

نظروں میں ہوئی جاتی ہے جنّت کی فضا تنگ
یہ عالمِ نیرنگ ہے یا درد کا ارژنگ
یا چھین لے یارب تو سکت میری زباں کی
فردوس میں یا مجھ کو اجازت ہو فغاں کی

سر ہونے نہ پایا تھا ابھی نالۂ مضطر
ٹپکا لبِ اقبال پہ اک قطرۂ کوثر
تسکیں کی پھوار برسنے لگی اُس پر
قندیلِ مقدس سے ہوئی رُوح منوّر
پھر کان میں آنے لگے معصوم ترانے
لوٹ آئے وہی جنّتِ مادی کے زمانے
باطن کی کھلی آنکھ، اُٹھا وقت کا پردہ
سب فرق ہوا دُور ازل اور ابد کا
کثرت کا جو دریا ہے وہ وحدت کا ہی دریا
وہ ایک رہا، ایک ہے اب ایک رہے گا

Marfat.com

ڈالی جو نظر صاف تھا آئینۂ تقدیر
تھی اس میں جھلکتی مگر اعمال کی تصویر
روشن ہے مگر خلد نشینوں کی نظر میں
کل کونسی ڈھالیں گے وہ بنیا نئے قمر میں
وہ دیکھتے ہیں کھیت کو بجلی کے شرر میں
اور دور جہاں ٹوٹتے ہیں نجمِ سحر میں
ہے سامنے پھر عالمِ حادث کا نظارہ
ضم ہے یمِ امروز سے فردا کا کنارہ
پھر رافتِ فطری سے ہم آغوش ہے دنیا
سرشارِ صداقت پہ عمل کوش ہے دنیا
اُلفت کی ہے لَے اور ہمہ تن گوش ہے دُنیا
خاموش ہے پُرجوش ہے باہوش ہے دُنیا
اک گوشہ میں بیٹھا ہوا سر دھنتا ہے ابلیس
نادار اپنی بدقسمت کے پڑا اینٹھتا ہے ابلیس
کوثر کے کنارے پہ ہے اقبال نوا زن
طوبیٰ کے سرِ شاخ ہے بلبل کا نشیمن

Marfat.com

مضرابِ خودی سے وہ بپا کرتا ہے گلشن
نغمہ کبھی نسریں ہے کبھی گُل، کبھی سوسن
کہتے ہیں ملائک کہ دلآویز ہے اقبال
حوروں کو شکایت ہے کم آمیز ہے اقبال

Marfat.com

نذرِ اقبال

(از جناب اقبال شمیم بھیروی صاحب)

ایشیا کے نور، اے اسلام کے بطلِ جلیل
تیرا پروازِ تخیل ہمنوائے جبرئیل
فارسی زندہ تھی تیری شوخیٔ گفتار سے
زینتِ کاشانۂ اردو تری فکرِ جمیل
سوزِ رومی شعلہ افشاں تھا نواؤں میں تری
اور ترے تخییل میں تھا جلوۂ روحِ خلیل
کارواں سالارِ ملت ہے ترا نقشِ حیات
مردِ مومن کے لئے تیری نوا بانگِ رحیل
نسلِ آدم مدتوں روئے گی تیری یاد میں
اور دلیلِ زندگی ہو گا تری فکرِ جمیل

Marfat.com

رنگ بدلے گی ہزاروں گردشِ دوراں مگر
غیر ممکن ہے کہ پیدا ہو سکے تیرا مثیل
تو متاعِ رفتہ کی اک رہ گیا تھا یادگار
چھن گیا اسلامیوں سے یہ بھی انعامِ جلیل
لے کے آیا بارگاہِ قدس میں تیری شمیم
آنسوؤں کے چند قطرے یعنی اک نذرِ قلیل
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورُستہ تیرے در کی دربانی کرے

Marfat.com

اقبال

(از جناب سراج الدین ظفر صاحب بی اے ایل ایل بی)

دیارِ ہند میں آوارہ تھی جو بوئے لطیف
اُڑا کے لے گئی اُس کو ہوائے ذوقِ وصال
لبِ نیاز پہ لرزاں تھی جو نوائے سروش
پہنچ گئی وہ تڑپ کر سرِ حریمِ جمال
کہاں ہے آج وہ آئینہ دارِ حسنِ خودی
جلائی برقِ حقیقت سے جس نے شمعِ خیال
کہاں ہے آج وہ نغمہ طرازِ سازِ الست؟
دلوں میں پھونک دی جس کی نوا نے روحِ بلال
درازدستیِ فطرت سے ہو گیا خاموش
وہ سازِ عشق کہ جس کی نوا تھی بادِ شمال

Marfat.com

خزاں کی تند ہواؤں کی تاب لا نہ سکی!
وہ شمع تھا مہ پرویں کی طرح جس کا جمال
تجھے خبر بھی ہے اے دستِ بے پناہ اجل؟
تری جفا سے ہوئی کشتِ عاشقی پامال
تجھے خبر بھی ہے اے رستخیز بادِ فنا!
کہ بجھ گئی تری جولانیوں سے شمع کمال
ہُوا خاموش مدینے کا سازِ روح گداز
نوائے طوطیٔ بامِ حرم ہے بے پر و بال
کہاں وہ سوزِ نواہائے زندگی افروز!
کہاں وہ لطفِ تب و تاب محفلِ اقبال
نظریں اب بھی ہیں نقشے وہی سمائے ہوئے
عروسِ شعر ہے ماتم میں سر جھکائے ہوئے

Marfat.com

عظمتِ اقبال

(از جناب شیخ محمد حمید صاحب ایم اے)

تجھ سے آباد آرزو کا جہاں — زندگی بخش مدعا ہے تو
تیرے نغموں میں سحر بیداری — مطربِ قدس کی نوا ہے تو
تجھ سے فطرت صحیفۂ امید — عشق کی بزم کا دیا ہے تو

تو ہے دینِ خودی کا پیغمبر
مذہبِ عشق کا خدا ہے تو

دیکھ کر تیرے فکر کی رفعت — حیرتی ہے فضائے لامحدود
تیری حق بیں نگاہ کے آگے — اک ردائے حقیر چرخِ کبود
کعبۂ عشق کا ہے تو معمار — عقل کے سومنات کا محمود

تجھ پہ وا ہیں حیات کی راہیں
تیرا تسخیرِ مرگ ہے مقصود

Marfat.com

شکستِ شیشہ

(از جناب اکمل نجیب آبادی)

شیشۂ کائنات ٹوٹ گیا ۔۔۔ آج اقبال ہم سے چھوٹ گیا
کس کے پہلو میں ہے وہ روحِ مجاز ۔۔۔ کس کی فکرِ رسا ہے کاشفِ راز
کوئی جانبازِ فلسفہ نہ رہا ۔۔۔ قلبِ مسلم کا حوصلہ نہ رہا
ہائے ملت کا پہلواں نہ رہا ۔۔۔ وہ دمِ نزع رجز خواں نہ رہا
زندگی کھو رہی ہے آج کسے؟ ۔۔۔ شاعری رو رہی ہے آج کسے؟
ایشیا آج اشکبار ہے کیوں؟ ۔۔۔ روحِ غالب کی زار زار ہے کیوں؟
گوئٹے کے مزار پر شبنم ۔۔۔ کہہ رہی ہے بصد فغان و الم
آج عالم ہے پائمال ترا ۔۔۔ کوئی ہمسر نہ ہم خیال ترا
غرب کی شانِ دل لگی نہ رہی ۔۔۔ لب پہ مشرق کے وہ ہنسی نہ رہی
چل بسا اک حکیمِ نبضِ ملل ۔۔۔ شرق ہی غرب تک ہے اک خلل

روئے عالم پہ چھا رہا ہے ملال
ہائے دنیا سے چل بسا اقبال

Marfat.com

مرقدِ اقبال

(از جناب محمد اشرف خاں صاحب عطاؔ)

وہ کہ جس کے دم سے تھیں بزمِ خودی کی رونقیں
واقفِ رازِ خودی تھا، عاشقِ نامِ رسولؐ
جس نے ملت کے دلوں میں بھر دیا سوزِ بلالؓ
جس نے ملت کو سکھائے زندہ رہنے کے اصول
جس نے ضربِ لا سے توڑا طلسمِ رنگ و بو
جس کو عالمگیر انسانی اخوت تھی قبول
جس نے قلبِ ہند میں پھونکا تھا صورِ انقلاب
جس کا دل تھا قومیت کے ظلم پر ملول

Marfat.com

وہ قلندر جس نے مشرق سے کہا "بیدار شو"
جس نے ملت سے کہا "انقلابِ مغرب ہے فضول"
وہ قلندر جس نے افشا کر دیا سرِّ حیات
آج اُس کی قبر پر ہے رحمتِ حق کا نزول

میں نے کل شب خواب میں دیکھا یہ نظارۂ عجیب
عُرفیؔ و رومیؔ و خاقانیؔ کھڑے تھے سب ملول
کہہ رہے تھے مرقدِ اقبال پر مولائے روم
ترکِ خوابِ خویش کن اے واقفِ رمزِ رسولؐ

Marfat.com

ماتمِ اقبال

(از جناب لالہ جگن ناتھ آزاد بی اے)

پھر نالہ ہائے غم سے ہے لبریز دل کا ساز
پھر ہو گیا ہے دیدۂ حیراں گہر طراز
وہ حق شناس فلسفی، وہ مردِ نکتہ داں
وہ باکمال شاعر و درویش و پاکباز
نغمے نئے جس سخنورِ عالی دماغ کے
مشرق میں دل پذیر تو مغرب میں جاں نواز
تیرِ اجل نے اس کو نشانہ بنا لیا
تھا ہم کو آہ جس کے کمالِ سخن پہ ناز
محفل سے آج ساقیٔ محفل ہی اٹھ گیا
آزادؔ اب کہاں وہ شرابِ جگر گداز

Marfat.com

ہر بزم وقفِ نالۂ غم ہے ہزار حیف
خوننابہ بار دیدۂ غم ہے ہزار حیف

اقبال اے جہانِ معانی کے تاجدار
اے رومی و ثنائی و غالب کی یادگار
مستی کو تجھ پہ فخر، تخیل کو تجھ پہ ناز
نازاں تھا تجھ پہ مشرق و مغرب کا ہر دیار
آتش کا سوز، گُل کی مہک، برق کی تڑپ
سو جاں سے ہو گئے ترے تخیل پر نثار
تُو نے سخن کو زندۂ جاوید کر دیا
تیرے نفس نے دی چمنِ شعر کو بہار
دو گز زمیں، آہ! تجھے راس آ گئی
شہرت پہ تیری تنگ تھا دامانِ روزگار
گو زیرِ خاک کالبدِ خاک آ گیا
تُو روح بن کے عالمِ جاں میں سما گیا

Marfat.com

اے مزرعِ سخن پہ برستے ہوئے سحاب
اے مطلعِ وطن کے درخشندہ آفتاب
جاں بخش تیری نظم کا ہر استعارہ ہے
ہر لفظ بے مثال ہے ہر شعر لاجواب
اب آگے کون دے گا گُلِ شعر کو مہک؟
بخشے گا کون گوہرِ معنی کو آب و تاب!
کہتے ہیں ترجمانِ حقیقت سبھی تجھے
ہر رازِ حق تھا دیدۂ باطن پہ بے نقاب
رتبہ تری خودی کا نہایت بلند تھا
تجھ سے ترے خدا نے کیا بارہا خطاب
اس دور میں تو آگہِ رازِ قدیم تھا
جو ہم حریفِ جلوۂ حق وہ کلیم تھا

جس کی صداؤں پر ہمہ تن گوش تھے سروش
وہ نامۂ روح پرورِ عرفاں کا بادہ نوش

Marfat.com

جس کی نوا سے نادرِ فغاں تڑپ اٹھا
اُف ، ہو گیا وہ شاعرِ آتش نوا خموش
رنگیں تھا جس کے حسنِ تخیل سے برگِ گل
جس کی گرج سے موجۂ طوفاں میں تھا خروش
سینوں میں جس نے قوتِ گفتار سے بھرا
صہبائے بیخودی کا ، سرورِ عمل کا جوش
جس کے ہر اک نفس میں تھا میخانۂ حیات
تربت ہے اس کی سایۂ مسجد میں سبز پوش
ہے خاک میں وہ عرشِ معانی ہزار حیف
اے انقلابِ عالمِ فانی ہزار حیف

Marfat.com

نوحۂ غم

(از جناب خلیق قریشی صاحب لاہور)

پھر حشر اٹھانے پہ تلا چرخ کہن آج
اور آئی پھر قسمت پہ شکن آج

پھر سینۂ اسلام ہوا زخموں سے چھلنی
پھر چرخ ستمگار ہوا تیر فگن آج

صد حیف کہ اقبال جدا ہو گئے ہم سے
افسوس کہ بے بار ہوا نخل وطن آج

اس رنج میں بے نور ہوئے دیدۂ نرگس
اور شعلۂ جاں سوز بنی بوئے چمن آج

رخصت ہوا محفل سے وہ اسلام کا فرزند
جس کے لئے ماتم میں ہیں ہند و دکن آج

Marfat.com

جس بلبلِ ہندی کا ترانہ تھا حجازی
اُس بلبلِ خوش لحن سے خالی ہے چمن آج

جس مردِ قلندر نے کیا سرِ خودی فاش
افسوس کہ خاموش ہے وہ زیرِ کفن آج

جس پھول سے وابستہ تھیں ملت کی امیدیں
وہ پھول ہوا صرفِ تاراجِ چمن آج

تاریک و سیہ پوش ہوا مطلعِ اُمّید
ڈوبا اُفقِ ہند سے اسلام کا خورشید

Marfat.com

استقبالِ موت

(از جناب تبسم قریشی صاحب گجرات)

کس قدر وحشت اثر ہوتی ہے قیل و قالِ موت
توڑتے ہیں بے پناہ جور و ستم افعالِ موت
زندگی بیچارگی کا دوسرا اک نام ہے
ہے قیامت درحقیقت جشنِ استقبالِ موت
وہ عظیم بے بدل مشرق کا تھا جس سے فروغ
منکشف جس پر تھے اسرارِ حیات اعمالِ موت
موت سے بےخوف ہو جانے کا جو دیتا تھا درس
کھیل بچوں کے نظر میں جس کی تھے اشکالِ موت
فلسفہ جس کا سمجھتا تھا جہانِ عشق میں
چہرۂ ہستی کی زیبائش ہے خط و خالِ موت

Marfat.com

"مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں"
جو کیا کرتا تھا ان لفظوں میں استقبالِ موت
دستِ بردِ موت اس کو لے گئی ہے چھین کر
گھٹ گیا اقبالِ ہستی بڑھ گیا اقبالِ موت
علم و حکمت کی بدولت زندۂ جاوید ہے
پیکرِ اقبال ہے گرچہ متاع و مالِ موت
آخری دم تک اطمینان و استقلال سے
مردِ مومن کی طرح اُس نے کیا ابطالِ موت
دب کے رہ جاؤں میں خوفِ مرگ سے ممکن نہیں
مجھ پر غالب آ نہیں سکتے کبھی اہوالِ موت
"میں مسلماں ہوں مسلماں موت سے ڈرتا نہیں"
خندہ پیشانی سے کرتا ہوں میں استقبالِ موت

Marfat.com

اقبال کا پیغام

(از جناب الطاف حسین مشہدی صاحب)

برساتی تھی کل رات مری آنکھ ستارے
ہونٹوں پہ مچلتے تھے غضبناک شرارے
جاں شدتِ افکار سے گھبرائی ہوئی تھی
اک آگ سی آنکھوں میں تھی لہرائی ہوئی تھی
نشتر سے چبھو تا تھا کوئی قلب و جگر میں
اقبال کی بے وقت جدائی تھی نظر میں
بیٹھے ہی تھے کہ سیہ فام گھٹا جھوم کے آئی
اقبال کے جنت میں تا دمِ نوم کے آئی
بھیگی تھیں خوابوں کے جزیرے کی ہوائیں
ہونٹوں پہ تھے نقشِ بقا کی صدائیں
آنکھوں نے جھلکتے ہوئے نغموں کو نظر کے دمادم
کچھ نیند نہ باقی رہا باقی اتنا تھا

Marfat.com

جھونکوں نے تھپک کر مجھے زانو پہ سلایا
اور بہکی ہوئی نے میں کوئی راگ سنایا
اس راگ کی سرمست جوانی میں سما کر
آنکھوں کے دریچے ہی سے جا پہنچا فلک پر
کیا دیکھتا ہوں نور کے دریا کے کنارے
بیٹھے ہیں جواں چین سے تکیوں سے لگا کے
ہر سمت نظر آتا ہے بہکا سا تغزل
ہر لب پہ چھلکتا ہے نشاط سا تبسم
ہر سانس میں لذات کی سی جھوم رہی ہے
ہر آنکھ میں سرمست ادا جھوم رہی ہے
پھولوں کے جو بستر ہیں تو کلیوں کی روش
اک نیند سی [illegible]
پھولوں میں ہے ڈھل [illegible]
پیمانہ بکف چھیڑ رہی ہے [illegible]
اک حور سے ڈر ڈر کے کہا میں نے جوانا
اس وقت کہاں ہوں گے جناب حضرت اقبال

Marfat.com

اس زہرہ جبین نے مجھے رستے پہ لگایا
اور دور سے ایوان غلامی بھی دکھایا
میں پیکر انوار کے دیدار کو پہنچا
اس صاحب ایثار کے دیدار کو پہنچا
کیا دیکھتا ہوں حضرت اقبال کھڑے ہیں
اور پاؤں میں بیچارے مسلمان پڑے ہیں
آداب بجا لایا میں گردن کو جھکا کر
اور عرض یہ کی درد کو سینے میں دبا کر
اے ہند کی اجڑی ہوئی بستی کے کنہیا
اے سوئی ہوئی قوم کی کشتی کے کھیویا
میں آپ کی آنکھوں میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں
اشکوں میں بھرا سوز غضب دیکھ رہا ہوں

شاعر مشرق کا جواب

اے شاعر بیدار تجھے کیسے بتاؤں
اس عالم پردرد کا کیا حال سناؤں

Marfat.com

تجھ کو نظر آتے ہیں جو روتے ہوئے چہرے
ان چہروں پہ تھے خدمتِ اسلام کے سہرے

جن ہونٹوں کو تو وقفِ فغاں دیکھ رہا ہے
ان ہونٹوں نے اسلام کا پرچار کیا ہے

ان آنکھوں کو ہر آن جو بیدار رہی ہیں
تسبیح کے دانوں پہ نظر بار رہی ہیں

دوزخ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی روانے
آغوش میں لے لے کے لگایا ہے ٹھکانے

اس جرم میں ملتی ہیں انہیں سخت سزائیں
خونخوار شراروں کی نفس سوز غذائیں

احساس کے ہوتے ہوئے مظلوم رہے ہیں
توحید کی بے چینی کے بھی محکوم رہے ہیں

اے نورِ نظر جب تو مرے ہند میں جائے
اور مری ملاقات کے حالات سنائے

اس سوئی ہوئی قوم کو ٹھوکر سے جگانا
اور درد بھری لے میں یہ پیغام سنانا

Marfat.com

جب تک نہ خس و خارِ غلامی کو جلاؤ
جب تک نہ درِ مشرق و مغرب کو جھکاؤ
جب تک نہ قفس توڑ کے صیاد پہ لپکو
برچھوں کے لیے ہر ستم ایجاد پہ لپکو
اس وقت تک صاحب! ایمان نہیں تم
ایمان تو اک ہمت، مسلمان نہیں تم
یہ کہہ کے مجھے آپ ہوئے خلد سدھارے
میں تھام کے دل بیٹھ گیا درد کے مارے

Marfat.com

سر اقبالؒ

(از جناب امین شہانی صاحب)

ڈاکٹر اقبال وہ روحِ سخن — اس جہاں سے ناگہاں جاتا رہا
بن گئی بزمِ سخن ماتم کدہ — شاعرِ معجز بیاں جاتا رہا
ہو گئی ہے آج اُردو سوگوار — شاید اس کا پاسباں جاتا رہا
کس قدر حیران ہیں اہلِ سخن — آج اُن کا ہم زباں جاتا رہا
گلستانِ ہند ہے سنسان آج — بلبلِ ہندوستاں جاتا رہا
معرفت کہتی ہے آج اسلام کا — نکتہ داں و رازداں جاتا رہا
آج ہیں سب مضطرب جس کیلئے — وہ خدا جانے کہاں جاتا رہا

ذرہ ذرہ محوِ ماتم ہے کہ حیف
شاعرِ جادو بیاں جاتا رہا
۱ ۳ ۵ ۷

Marfat.com

نوحہ اقبالؔ

(از جناب اختر بریلوی صاحب)

آہ! دنیا سے اٹھ گیا اقبال
شاعر باکمال و با اقبال

خوش بیاں خوش نصیب خوش قسمت
نیک خو نیک طبع نیک خصال

[illegible] نکتہ سنج نکتہ شناس
آدمی صورت و فرشتہ خصال

[illegible]
آئینہ دار [illegible] و استقبال

حق پرست و حق شناس و حق آگاہ
با ہنر با ادب [illegible] بلند خیال

فخرِ [illegible] ملت و [illegible]
[illegible] کے تھے یہ اقبال

Marfat.com

تھا جہاں دیدہ و مآل اندیش
دولت علم و فن سے مالا مال

مغربی فلسفہ سے تھا آگاہ
مشرقی نکتوں سے بھی واقف حال

نازش دودمان پاک دلاں
فخر اوتاد و صوفی و ابدال

آشنائے رموز درویشاں
واقف جادۂ حرام و حلال

اس کی شہرت سے گونجتا تھا جہاں
مشرق و مغرب و جنوب و شمال

تھا ذہین و شکیل و کوہ وقار
صاحب رعب و داب و جاہ و جلال

جسم خاکی میں اس کے تھی شاید
طاقت بوتراب و روح بلال

تھی طبیعت بہت ہی اس کی ہموار
صفت خاص اس کی اعتدال

Marfat.com

خضرِ ملت تھا ناخدائے وطن
قوم کے حق میں تھا وہ گویا ڈھال
خاص عنصر تھے اس کے جود و سخا
تھا نہ کوتاہ اس کا دستِ نوال
اس کے افعال نیک و صالح تھے
قابلِ رشک اس کے تھے اعمال
نقش ہیں دل پہ اہلِ دانش کے
اس کے پند و نصائح و اقوال
ایشیا اس پہ رشک کرتی ہے
اس کی معدوم ہے جہاں میں مثال
شاعری اس پہ ختم ہے واللہ
کچھ نہیں اس پہ جائے قیل و قال
شاعرِ اعظمِ ایشیا وہ تھا
[illegible] ہے اس کی [illegible]
اس کے دم سے فروغِ اردو تھا
اس کے [illegible] سے [illegible] ہے [illegible]

Marfat.com

اس سے دعوے کرے تقابل کا
نہ ہوئی آج تک کسی کو مجال
خوب ہوتا تھا اس کا استنباط
اور اس سے بھی بڑھ کے استدلال
عارضِ تابناک اُردو پر
تھا وہ پیشِ نظر چمکتا خال
شاعری میں نہ پاؤ گے اُس کی
رنجِ شامِ فراق و عیشِ وصال
تھا خیال اُس کا ارفع و اعلیٰ
بال کی وہ نکالتا تھا کھال
اُس پہ شاعری کا کیا کہنا
ہیچ تھے اُس کے آگے زمزمہ زال
سُن کے اُس کا کلام آتا ہے
وجد صوفی کو محتسب کو حال
ہجر سے اُس کے غمگساروں کی
ہو گئیں روتے روتے آنکھیں لال

Marfat.com

رہ گیا شہبازِ سدرہ نشین
اس کے دم توڑنے سے بے پر و بال
خاک کو بھی نہ اس کی پہنچیں گے
ایڑیاں لاکھ رگڑیں گرنقال
اُڑ گیا اس کا سایہ دُنیا سے
پرِ عنقا ہے آج اس کی مثال
سب ہیں غمگیں اُس کے مرنے سے
صاحبِ جاہ اور اہلِ کمال
سوگ میں اس کے ہیں [illegible] ہیں
اس کے ماتم میں ہیں ناشِ دُنبال
میں نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا
روح نے اس کی [illegible] جب پر و بال
حوریں غرفوں سے تاکتی تھیں اسے
اور کہتی تھیں ربِ تعالیٰ شان
بات کل کی یہ ہے کہ تھا یہ تو
رونق افروز دہر اس کا جمال

Marfat.com

آج عالم ہے اُس کے ماتم میں
کل کی باتیں ہوئی ہیں خواب و خیال
کس طرح وہ جئے گا اس کے بعد
زندگی جس کی ہو گئی ہو وبال
نازشِ بزمِ ایشیا نہ رہا
لُٹ گیا شاعری کا بیت المال

Marfat.com

ترجمانِ ملتِ بیضا خموش

(از جناب خواجہ غلام نظام الدین صاحب نقشبندی تونسہ شریف)

ارتقائے آدمِ خاکی کی ہے تمہید موت
زندگی فانی ہے اور ہے زندۂ جاوید موت
ظلمتِ شب میں مسافر کے لئے خورشید موت
کائناتِ دہر کے آرام کی تردید موت
موت سازِ زندگی کا نغمۂ خاموش ہے
انجلائے روح تن کے روح میں روپوش ہے
دیدۂ ہستی ہے ظاہر میں حقیقت بیں نہیں
حادثاتِ غم پہ ہے خاموشی در آئیں نہیں
گفتنی احوال بیانِ مضطرِ غمگیں نہیں
اب کسی پہلو دلِ مجروح کو تسکیں نہیں

Marfat.com

ابرِ رحمت دامن از گلزارِ من برچید و رفت
اندکے بر غنچہ ہائے آرزو بارید و رفت

غرقِ خوں کردے مجھے اے دیدۂ خونناب بار
کیفِ غم نے کھو دیا ہے زندگی کا اعتبار

ہر نفس سینے میں گویا ہے اِک تیغِ آبدار
دامنِ امیدِ ملت ہو گیا ہے تار تار

ہو گیا ہے ترجمانِ ملتِ بیضا خموش
جس کے ہنگاموں سے تھی بزمِ جہاں حیرت فروش

کون چھیڑے گا محبت آفریں نغموں کا ساز
کون سمجھائے گا ہم کو فطرتِ ہستی کے راز

گرمیٔ گفتار سے اب کس کے ہوں گے دل گداز؟
کس کے اندازِ تکلم پر کرے گا دہر ناز؟

رحلتِ اقبال سے سارا جہاں ماتم میں ہے
یہ زمیں ماتم میں ہے، یہ آسماں ماتم میں ہے

Marfat.com

مزار اقبال پر

از جناب محمد صادق صاحب [illegible] ایم اے ایل ایل بی

آج ہے ایک صدی بعد ایک زائر [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہاں یہ سنتا [illegible]

[illegible] نازک خیال

Marfat.com

جس کے نغموں پر تھا رقصاں انقلابِ زندگی
جس کا اک اک لفظ تھا شرحِ کتابِ زندگی

ہاں مجھے کہتے ہیں سارا حال آتا ہے نظر
ہر طرف چھایا ہوا اقبال آتا ہے نظر

یہ اسی چارہ گرِ ہندوستاں کی قبر ہے
اک ادیب و شاعرِ شیوہ بیاں کی قبر ہے

میری نظریں آشنا ہیں اُس کے ارشادات سے
چُن چکا ہوں پھول اُس کے خرمنِ جذبات سے

اِس فضائے شعریت میں اک سکوں پاتا ہے دل
اب میں سمجھا اس لئے میرا کھنچا جاتا ہے دل

تُو نے اے اقبال وہ پیغام دُنیا کو دیا
از سرِ نو جس نے استحکام دُنیا کو دیا

اس قدر اونچا اُڑا آخر ترا شہبازِ فکر
ذہنِ انجم میں بھی پیدا ہو گئی تمکینِ فکر

اس طرح "بانگِ درا" سے رہنمائی تُو نے کی
خاک کے ہر ذرّے کی عقدہ کشائی تُو نے کی

Marfat.com

اُٹھ پھر اے اقبال! دنیا پھر تغافل کوش ہے
تو اگر آوازِ فطرت ہے تو کیوں خاموش ہے؟
مشتعل شمعِ وطن کو پھر مذاقِ سوز دے
نغمۂ دوشیں کو اپنے جلوۂ امروز دے
پھر نیا پہلو بدل دے گردشِ ایام کا
کیف تازہ کر خمارِ مستیٔ ہر جام کا
شاعری مٹ جائے بھی تیری یاد جا سکتی نہیں
تیرے احسانوں کو یہ دنیا بھلا سکتی نہیں

Marfat.com

غمِ اقبال

(از جناب پنا لعل شمشاد صاحب)

اب کہاں بزم نشیں ہے اقبال — ساکنِ خلدِ بریں ہے اقبال
فلکِ فلسفہ و حکمت کا — لاجرم ماہِ مبیں ہے اقبال
فرض کیجے جو جہاں کو خاتم — اس کا تابندہ نگیں ہے اقبال
ہے عناصر کا بکھر جانا موت — غور کر دیکھ یہیں ہے اقبال
مردِ مومن کا یہی مرنا ہے — دیکھئے خندہ جبیں ہے اقبال

خلشِ زیست سے تھک کر آخر
سو گیا زیرِ زمیں ہے اقبال

Marfat.com

بیاد شاعر مشرق

(از جناب عاشق محمد [illegible] صاحب)

سفر ز عالم فانی نمودی امروز ۔۔۔ جهان ما تو تاریک‌تر نمودی امروز
بجای آب ز چشمش همی چکد خوناب ۔۔۔ بزخم سینهٔ ملت چه نمودی امروز
قیامتی که بسر می‌گذرد چه امشب ۔۔۔ مرا تو منظر محشر نمودی امروز
چرا ز اهل زیارت زنند بام سر شانه ۔۔۔ غریب محفل ایشان نمودی امروز
پیام زندگی بهر نفس همی دادی ۔۔۔ چه شد که تاب دل ما ربودی امروز

رحیل تو دل عاشق را شکسته نمود
مگر شکیب دلش آزمودی امروز

Marfat.com

اقبال زما رفت

(از جناب غلام قادر صاحب فرخ صدر بزم سروش امرتسر)

بشتاب دل زار که اقبال زما رفت
اقبال زما رفت

از دار فنا جانب دنیائے بقا رفت
اقبال زما رفت

آں بود حکیمے، پئے ہر درد دوائے
بے حرص و ہوائے

دانائے مسیحا نفس، دوست شفا رفت
اقبال زما رفت

بشکست دل غنچہ و شد چاک جگر گل
از دیدۂ بلبل

Marfat.com

ہمرنگ صبا آمد و ہمرنگ صبا رفت

اقبال ز ما رفت

تا واقف رہ قافلۂ ملت بیضا

در پیش خطر ہا

خاموش لب شد بانگ درا راہنما رفت

اقبال ز ما رفت

آں نغمہ سرا نیست کہ ہم محو فغانیم

بے روح و بدنیم

در محفل شب [illegible] ازیں دلبر یار رفت

اقبال ز ما رفت

خورشید بہ ہمت روشن زچوں [illegible]

[illegible]

زیں عالم [illegible] ہمہ نور [illegible] رفت

اقبال ز ما رفت

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

پیغامِ خودی داد بدرگاهِ خدا رفت
اقبال زما رفت
پیغامِ اجل یافت وشد راہیِ جنت
باشوق ومسرت
ازامرِ خدا آمد و شاکر بہ رضا رفت
اقبال زما رفت

Marfat.com

وفاتِ اقبال

(از جناب غلام مصطفیٰ صاحب بی اے)

سوئے جنت ڈاکٹر اقبال رفت
در جوار رحمت متعال رفت

رفت از ما شاعر معجز بیان
نازش اسلامیان حال رفت

سوز و ساز زندگی آموختہ
قوم را و خود باستعجال رفت

ماند رنج و غم بجا لم حسرتا
باغ ملت از خزاں پامال رفت

گفت ہاتف بہر تاریخ وصال
صاحب آفاق اقبال رفت
۴ ۱ ۳ ۵ ۰

Marfat.com

آہ! علامہ اقبال

(از جنابہ زیب عثمانیہ بیگم صاحبہ لدھیانوی)

کاشانۂ ہستی سے اقبال ہوا راہی
فطرت نے بلا بھیجا فطرت کا نمائندہ
ممکن نہیں گردوں سے اب اس کی تلافی ہو
ملت مری کھو بیٹھی وہ گوہر تابندہ
ہستی کی نشیبوں سے صدیوں نہیں مل سکتے
وہ عشق فلک پیما، وہ عقل فرازندہ
تاروں سے بہت آگے جاتی تھی نظر جس کی
رخصت ہوا گردوں سے وہ کوکب رخشندہ

Marfat.com

وہ بندۂ حق آگہ بتلا گیا دنیا کو!
بڑھتی نہیں ملت جو باطل سے ہو ترسندہ
رہنے اسے دیتا کیوں وہ محفلِ امکاں میں
تھا اس کا تخیل جو کونین کا تازندہ
اُس بندۂ مومن کو فانی نہ سمجھ اے زیب
ایماں ہی تو دنیا میں اک چیز ہے پائندہ

Marfat.com

آہ! شاعرِ مشرق

ایک خاتون کے آنسو

(جنابہ فہمیدہ خاتون صاحب فرحت مدیرہ خاتون مشرق)

آہ! اے اقبال! اے ملکِ سخن کے تاجدار!
تیرے غم میں آج ہمارا ہند ہے ماتم گسار
مضطرب تیری جدائی سے ہیں روم و ایشیا
شاعرِ مشرق ہمارے درمیاں سے اٹھ گیا
تیری ہستی ملک و ملت کے لئے تھی آفتاب
تیری شمع زندگی سے ہند و ایراں فیض یاب
دے گیا درسِ حیات تو ترا رنگیں کلام
زندگی افروز ملت کے لئے ترا پیام
تو نے ہی ہندی غلاموں کو دیا درسِ خودی
قلبِ فرحت کو کیا کیف آشنائے بیخودی

تیری ہستی ہوگئی دنیا کی نظروں سے نہاں
ہوگئی حاصل تجھے لیکن حیاتِ جاوداں

Marfat.com

آہ! اقبال

(از جناب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی)

آہ! اے اقبال اے ہندوستاں کے آفتاب
اے مسیح عہد حاضر! اے حکیم انقلاب
اے کہ تیری شاعری عقدہ کشائے زندگی
اے کہ تیرا ہر تکلم دعوت صد اضطراب
ذرے کو بنایا تو نے راز کسب نور
خاک کو تو نے بنایا محرم صد آفتاب
ہند کے غفلت زدہ ہیں روح کلام [illegible]
تو نے پھیرا اس طرح [illegible]
خوش نصیب دانش تیرے آگے سرنگوں
خدمت دین مسلم کا شرف تو [illegible]

Marfat.com

شاعرانِ وقت کے دل ہی سے اس کو پوچھیے
تو ہوا ہے شعر کی دنیا میں کتنا کامیاب

تیری رگ رگ میں تھی سوزِ دردِ مسلم کی تڑپ
تیری ساری زندگی تھی اضطراب و اضطراب

تیری رخصت سے ہوا مسلم کا نقصانِ عظیم
اب بتائے کون اہلِ خواب کو تعبیرِ خواب

کیا بتائیں اک نہ ہونے سے ترے کیا حال ہے
جیسے لٹ جائے کسی کی دولتِ حسن و شباب

پھول ہوں جیسے شگفتہ جب چلی جائے بہار
ذروں میں کیا ہو، جب چھپ گیا ہو آفتاب

اے بہارِ تازہ! رنگیں گلستاں تجھ سے تھی
شمعِ مسلم، بزمِ ہستی میں فروزاں تجھ سے تھی

ذخیرہ محمد وقار مجددی

Marfat.com

ماتمِ اقبالؒ

(از جنابہ صالحہ بیگم صاحبہ مخفیؔ)

السلام اے زندۂ جاوید اقبالؒ السلام
صد مبارک باد تجھ کو گلشنِ دارالسلام

شاعرِ رنگیں بیاں اے نکتہ سنجِ نامدار
تیرے غم میں ہے دلوں کی سلطنت [illegible]

اڑ گیا باغِ جہاں سے طوطیٔ شیریں سخن
سوگوار اس کے لیے ہے [illegible]

حیف ہے اس بزمِ ہستی سے بجھا ایسا چراغ
سینۂ ہر مرد و زن ہے جس کے غم میں داغ داغ

Marfat.com

آہ! مخلص ہے سلامت، گردیِ محفل نہیں
زندہ ہیں مسلم مگر سینوں میں اُن کے دل نہیں

آہ! اے اقبال تو تھا وہ درختِ سایہ دار
قوم کو جس نے بنایا قومیت کا پاسدار

حیف اب خاموش ہیں تیرے لبِ معجز بیاں
کون اب دہرائے گا مسلم کی ماضی داستاں

کون مردہ جسم میں پھونکے گا اب روحِ عمل
کون اب مشکل کرے گا مشکلِ خستہ کی حل

موت سے وابستہ ہے سب کا نظامِ زندگی
زیست صبحِ زندگی ہے مرگ شامِ زندگی

رات کو آرام مل جاتا ہے تھک جانے کے بعد
شغل اچھا ہو تو اجر اس کا ہے مر جانے کے بعد

بوئے خوش پھیلی تو ہے گلزار میں وہ گل نہیں
زمزموں کی گونج پیدا ہے مگر بلبل نہیں

زندگی اقبال تیری ہوگئی وقفِ خزاں
مل گئی تجھ کو مگر اک زندگیٔ جاوداں

Marfat.com

کر رہا ہے دُرِّ اشک اپنا ترے اُوپر نثار
اور دُعا گو حق سے ہے یہ مخفیِؔ سینہ فگار
حشر تک تربت پہ تیری بارشِ انوار ہو
ہم نشیں اندر لحد کے رحمتِ غفار ہو

سید محمد شاہ ایم۔ اے پبلشر نے دین محمدی پریس لاہور میں باہتمام ملک محمد عارف خان پرنٹر چھپوا کر
ماں ایجنسی ۵۷ - الف سرکلر روڈ بیرون موچی گیٹ لاہور سے شائع کی

Marfat.com

کلام اقبال کو جو عالمگیر قبولیت سر محمد اقبال کی زندگی میں ہوئی، اسکی مثال ادبیات کی تاریخ میں کمیاب ہے اور جس فراخدلی کے ساتھ اُن کے ہمعصر شعرا نے اُن کی وفات کے بعد ان کے کمال کا اعتراف کیا ہے، وہ بالکل بے مثل ہے۔ مجھے کوئی اور نظیر معلوم نہیں کہ اتنے ہمعصر شاعروں نے اپنے کسی ہم عصر کے کلام کی داد ایسی بے ساختگی سے دی ہو، جیسی اقبال کے عہد کے شعرا نے دی ہے۔ ان میں بعض ایسے ہیں، جو ابتدا میں اقبال کی بڑھتی ہوئی شہرت پر رشک کرتے تھے مگر آخر مان گئے کہ قسام ازل نے جو بلندی سر اقبال کو دی تھی وہ ہر ایک کے نصیب میں نہیں ہوتی۔ اقبال کے ہم عمروں کو چھوڑ کر نوجوان شعراء تو اس حد تک ان کے مداح ہیں کہ تقریباً سب اُن کے رنگ سخن کے مقلد ہیں۔ انھوں نے اقبال کے انتقال کو اس قدر محسوس کیا ہے کہ ان کے آنسو اب تک نہیں تھمے۔ انھی ارادتمندوں میں جناب غلام سرور صاحب فگار بھی ہیں۔ انھوں نے "یاد اقبال" نامی ایک کتاب مرتب کی ہے جس میں وہ چیدہ چیدہ نظمیں جمع کی ہیں جو اقبال کی وفات پر لکھی گئی تھیں۔ جو مراثی اس مجموعہ میں انتخاب کئے گئے ہیں سب اپنی اپنی جگہ قابل تعریف ہیں اور اس بے نظیر اثر کا ثبوت دیتے ہیں جو اقبال اور کلام اقبال نے شعرائے وقت پر کیا۔ امید ہے کہ یاد اقبال کے پڑھنے والے اس انتخاب کو پسند کرینگے اور فگار صاحب کی تلاش اور محنت کی داد دینگے۔

(انوبیل سر ...)
چیف جج ...

2886

Marfat.com